روزنامہ

نانديڑ ٹائمز

NANDED TIMES URDU DAILY

www.nandedtimes.blogspot.com

RNI NO : MAHURD/2010/33832 R.No.106389/2010

Editor : Muntajibuddin Muneeruddin

Post R.No G-2/NND/RNP-371/2024-2026

ایڈیٹر: منتجب الدین منیرالدین

Vol No: 15 Issue No: 274 Tue 18 Mar 2025 Pages : 4 ₹ 2

جلد:۱۵ شمارہ:۲۷۴ صفحات:۴ قیمت:۲روپئے بروز منگل ۱۸/مارچ ۲۰۲۵ء مطابق ۱۷/رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ

جب رام مندر ٹرسٹ میں مسلم نہیں، تو وقف بورڈ میں ہندو کیسے؟ جنتر منتر پر پہنچی مہوا موئترا، وقف بل پر سرکار پر سادھا نشانہ

نئی دہلی: وقف ترمیمی بل 2024 کو لے کر ملک میں سیاست گرم ہوگئی ہے۔ آج آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس بل کے خلاف جنتر منتر پر احتجاج کیا۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی، جمعیۃ علماء ہند کے صدر محمود مدنی اور سماج وادی پارٹی کے لیڈر اودھیش پرساد نے کھل کر اس بل کی مخالفت کی ہے۔ اے آئی ایم پی ایل بی کے اس احتجاج میں ٹی ایم سی کی ممبر پارلیمنٹ مہوا موئترا نے بھی شرکت کی۔ یہاں جنتر منتر پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مہوا موئترا نے کہا کہ جب ایودھیا کے رام مندر بورڈ میں کوئی بھی مسلمان شامل نہیں ہو سکتا۔ تو ہندوؤں کو وقف بورڈ میں کیسے شامل کیا جا سکتا ہے؟ یہ مسلمانوں کی جائیداد چھیننے کے لیے ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 30 سال پہلے جو باتیں بند کمروں میں ہوا کرتی تھیں وہ اب کھلے فورم پر کہی جا رہی ہیں۔ ملک میں جو صورتحال پیدا ہو رہی ہے، ویسا ہی جرمنی میں بھی ہوا تھا۔ وہیں اسد الدین اویسی نے حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل وقف املاک کو مضبوط کرنے کے لیے نہیں بلکہ انتشار پیدا کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔ اویسی نے الزام لگایا کہ 'مودی حکومت وقف املاک کو لوٹنے اور ملک کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔' اویسی نے یہ بھی کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اس بل پر مزید حکمت عملی طے کرے گا اور پارلیمنٹ میں اس کی مخالفت کی جائے گی۔ وہیں جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا محمود مدنی نے بھی اس بل کو لے کر مرکزی حکومت پر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ آئین کا مسئلہ ہے۔ ہمارے گھروں پر بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں، مساجد اور مدارس کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ وقف کے ذریعے آئین کو بلڈوز کرنے کی

کوشش کی جا رہی ہے۔ مولانا مدنی نے مزید کہا کہ ہمیں ہر قیمت پر اس کی مخالفت کرنی پڑے گی۔ یہ صرف مسلمانوں کی لڑائی نہیں ہے بلکہ تمام برادریوں کو متحد ہونا پڑے گا۔ اکثریتی ریاست بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہمیں اس کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ وہیں سماج وادی پارٹی کے لیڈر اور ایم پی اودھیش پرساد نے بھی بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو اپنی طاقت پر بہت اعتماد تھا، لیکن بھگوان نے انہیں پیغام دیا کہ ہندو مسلم سیاست نہیں چلے گی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس بل کو پاس نہیں کر سکتی۔ اکھلیش یادو نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

غزہ میں اسرائیلی بمباری، مزید 15 فلسطینی جاں بحق

غزہ: غزہ پٹی میں اسرائیلی حملے مزید شدت اختیار کر گئے ہیں، جس کے نتیجے میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مزید 15 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، اسرائیلی حملے نہ صرف شہری آبادی کو نشانہ بنا رہے ہیں بلکہ بنیادی ڈھانچے کو بھی تباہ کر رہے ہیں۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی ڈبلیو اے ایف اے کے مطابق، ہفتے کے روز شمالی غزہ میں اسرائیلی ڈرون حملے میں نو افراد جاں بحق ہوئے، جن میں زیادہ تر عام شہری شامل تھے۔ بیت لاحیہ میں ایک گروپ پر حملہ کیا گیا، جبکہ ایک گاڑی کو بھی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ اسرائیلی دفاعی افواج نے ان حملوں کی تصدیق کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ان کا ہدف مبینہ طور پر دہشت گرد عناصر تھے۔ تاہم، فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں بڑی تعداد میں معصوم شہری مارے جا رہے ہیں، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ غزہ میں جنگ بندی کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال مزید گہری ہوگئی ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنوری میں طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کا پہلا چھ ہفتے کا مرحلہ یکم مارچ کو مکمل ہو گیا تھا، مگر دوسرے مرحلے کے مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ اس دوران اسرائیلی فورسز نے غزہ پر بمباری میں شدت پیدا کر دی ہے، جس سے عام شہریوں کی مشکلات مزید بڑھ گئی ہیں۔

پاکستان میں عبدالباقی نورزئی کا گولی مار کر قتل

کوئٹہ: ان دنوں پاکستان میں دہشت گردوں کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایک بار پھر ایسی ہی خبر سامنے آئی ہے۔ کوئٹہ میں جمعیت علمائے اسلام کے رہنما مفتی عبدالباقی نورزئی کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا ہے۔ نورزئی کو کوئٹہ ایئرپورٹ کے قریب گولی ماری گئی۔ یہ حملہ نامعلوم حملہ آوروں نے کیا ہے۔ اس حملے میں وہ بری طرح زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد انہیں اسپتال لے جایا گیا۔ لیکن علاج کے دوران ان کی موت ہو گئی۔ ابھی تک نورزئی پر حملہ آوروں کی شناخت نہیں ہو سکی ہے اور ان کی تلاش جاری ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے پاکستان اور پاک مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جن لوگوں کو نشانہ بنایا گیا ہے ان میں دہشت گرد تنظیموں لشکر طیبہ، جیش محمد اور حزب المجاہدین سے وابستہ لوگ شامل ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں، نامعلوم بندوق برداروں نے پاکستان اور پی او کے میں لشکر طیبہ، جیش محمد اور حزب المجاہدین کے ایک درجن سے زیادہ دہشت گردوں کو ہلاک کیا ہے۔ پاکستان میں نامعلوم افراد کی جانب سے دہشت گردوں پر مسلسل حملے کیے جا رہے ہیں۔ اتوار کو ہی لشکر طیبہ کے دہشت گرد ضیاء الرحمان عرف ندیم عرف ابوقتال کو بھی پاکستانی پنجاب کے شہر جہلم میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ابوقتال کو اتوار کی شام صوبہ پنجاب کے علاقے جہلم میں فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ابوقتال کو لشکر کے بانی حافظ سعید کا قابل اعتماد ساتھی سمجھا جاتا تھا۔

معصوم روزہ دار پٹھان عریض خان

جنتور۔ مہاراشٹرا (راست): پٹھان عریض خان کلیم خان نے محض سات سال کی عمر میں شدید گرمی کے باوجود طویل وقت کا روزہ رکھ کر ایمان و حوصلے کی ایک شاندار مثال قائم کی۔ اس مبارک موقع پر ان کے والدین، دادا دادی، نانا نانی اور دیگر عزیز و اقارب نے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی کی بلکہ ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی اور دعاؤں سے نوازا۔ معصوم عریض خان کی اس کم عمری میں ایمانی جذبے کا مظاہرہ قابل ستائش ہے۔

وقف کی آڑ میں آئین کو کچلنے کی کوشش، وقف کیلئے ہر قربانی کو تیار، جنتر منتر پر وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ، علماء اکرام وقائدین کا خطاب

نئی دہلی: نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے زیر اہتمام جنتر منتر پر وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں مختلف مسلم تنظیموں، سیاسی رہنماؤں اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وقف ایکٹ میں مجوزہ ترمیم آئین کے بنیادی اصولوں پر حملہ ہے۔ انہوں نے کہا، ''یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔ اگر آج ہم خاموش رہے تو کل کسی بھی اقلیتی یا کمزور طبقے کے حقوق سلب کیے جا سکتے ہیں۔'' مولانا مدنی نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ وقف جائیدادوں پر قبضے کی راہ ہموار کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، ''ہمارے گھروں، مسجدوں اور مدرسوں پر پہلے ہی بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں اور اب آئین پر بھی بلڈوزر چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں ہر حال میں اس ترمیم کی مخالفت کرنی ہوگی۔'' اس مظاہرے میں کانگریس کے سینئر رہنما سلمان خورشید، ایم پی اسدالدین اویسی اور عمران مسعود سمیت کئی سیاسی و سماجی رہنماؤں نے شرکت کی۔ کانگریس کے رہنما عمران مسعود نے کہا، ''یہ ملک تمام مذاہب کے ماننے والوں کا ہے لیکن آج مخصوص طبقے کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ہم ہر ممکن طریقے سے اس ناانصافی کے خلاف لڑیں گے۔'' آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقف ترمیمی بل کے خلاف دہلی کے جنتر منتر پر زبردست احتجاج کیا۔ مسلم پرسنل لا بورڈ سے وابستہ تنظیموں کا ماننا ہے کہ وقف ایکٹ میں مجوزہ تبدیلیاں خودمختاری کے لیے خطرہ ہیں۔ وقف بل بورڈ کی مالی اور انتظامی آزادی کو متاثر کرے گا۔ اس لیے ملک بھر میں احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اے آئی ایم پی ایل بی اور دیگر تنظیموں نے واضح کیا ہے کہ احتجاج مکمل طور پر پرامن اور جمہوری ہوگا۔ مظاہرے میں مذہبی رہنما، سماجی کارکن اور عام لوگ بھی شرکت کریں گے۔ اس احتجاج میں سیاسی سرگرمیاں بھی تیز ہوگئی ہیں۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسدالدین اویسی، انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے رکن پارلیمنٹ ای ٹی بشیر، ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رکن پارلیمنٹ ابوطاہر اور سی پی آئی کے جنرل سکریٹری سید عزیز پاشا بھی احتجاج میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ سی پی آئی ایم ایل کے ایم پی راجہ رام سنگھ بھی اس تحریک کی حمایت کرنے کیلئے پہنچے۔ جمعیت علمائے ہند کے جنرل سکریٹری محمود مدنی نے وقف ترمیمی بل کے خلاف بڑا بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آئین کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ مدنی نے الزام لگایا کہ مسلمانوں کے گھروں، مساجد اور مدارس پر بلڈوزر چلائے جا رہے ہیں اور اب وقف کے نام پر آئین کو کچلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کی ہر حال میں مخالفت کی جانی چاہئے۔ مولانا مدنی نے سوال کیا کہ اس لڑائی کو آگے کیسے لڑا جائے گا؟ اور انہوں نے کہا کہ ملک میں اکثریتی ریاست بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی تمام برادریوں کو مل کر مخالفت کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ آئین اور حقوق کے تحفظ کے لیے قربانیاں دینی ہوں گی، ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ صرف سڑکوں پر احتجاج کرنے سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کے خلاف جامع حکمت عملی بنانی ہوگی۔ احتجاج کے دوران اے آئی ایم پی ایل بی کے نائب صدر عبیداللہ اعظمی نے حکومت پر سخت حملہ کیا اور کہا کہ آئین ہمیں اپنے مذہبی معاملات کی حفاظت کی ذمہ داری دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ہمارے لیے نماز اور روزہ ضروری ہے اسی طرح وقف کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ حکومت کو وقف اراضی پر قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے تھی لیکن اس کی بجائے حکومت نے خود ہی وقف اراضی پر قبضہ کرنے کا قانون بنا دیا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نمائندوں نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے اس بل کو واپس نہ لیا تو ملک گیر احتجاج کیا جائے گا۔ بورڈ کے ایک عہدیدار نے کہا، ''ہم آئینی حقوق پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور اگر ہماری مانگیں پوری نہ ہوئیں تو احتجاج کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے گا۔''

جمعیۃ علماء ہند نے 46 غیر مسلم طلبہ سمیت 915 طلبہ کے لیے جاری کیا 1.60 کروڑ روپے کا اسکالرشپ

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے مرکزی دفتر میں تعلیمی سال 2025-2024 کے لیے میرٹ کی بنیاد پر منتخب 915 طلبہ کے لیے ایک کروڑ 60 لاکھ روپے کے اسکالرشپ اتوار (16 مارچ) کو جاری کر دی۔ ان طلبہ میں ہمیشہ کی طرح اس بار بھی 46 غیر مسلم طلبہ شامل ہیں۔ اسکالرشپ کی رقم براہ راست ان کے کھاتوں میں ڈالی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ معاشی طور پر کمزور ذہین طلبہ کو اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم کی حصول میں مدد کرنے کے مقصد سے جمعیۃ علماء ہند نے 2012 سے ہر سال اسکالرشپ دینے کا اعلان کیا تھا، اس کے لیے مولانا حسین احمد مدنی چیریٹیبل ٹرسٹ دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند ارشد مدنی پبلک ٹرسٹ کی جانب سے ایک تعلیمی امداد فنڈ قائم کیا گیا اور ماہرین تعلیم پر مبنی ایک ٹیم تشکیل دی گئی جو ہر سال صلاحیت کی بنیاد پر طلبہ کا انتخاب کرتی ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ رواں سال بڑی تعداد میں غیر مسلم طلبہ نے اسکالرشپ کے لیے درخواستیں بھیجی تھیں، ان میں سے میرٹ کی بنیاد پر 46 طلبہ کو اسکالرشپ کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس کے پس پردہ صرف ایک ہی مقصد ہے کہ غریبی اور معاشی پریشانی کی وجہ سے ذہین بچے بغیر کسی رکاوٹ کے اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ تعلیم ہی واحد موثر ذریعہ ہے جس سے کوئی بھی قوم نہ صرف اپنی حفاظت کر سکتی ہے بلکہ اپنے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے کا مناسب جواب بھی دے سکتی ہے۔ ہمیں یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن کی نوجوان نسل تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ ہوں۔ علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ ہمارے بچے اب پورے جوش کے ساتھ پیشہ ورانہ تعلیم ہی نہیں بلکہ مسابقت میں بھی آگے بڑھ رہے ہیں، لیکن یہ افسوسناک سچائی ہے کہ مسلمان مجموعی طور پر معاشی پسماندگی کا شکار ہیں۔ تعلیمی اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے اس لیے ایسے بہت سے ذہین اور باصلاحیت طلبہ درمیان میں ہی تعلیم کو ترک کر دیتے ہیں جن کے والدین تعلیم کا خرچ نہیں اٹھا سکتے۔ علاوہ ازیں مولانا مدنی نے کہا کہ ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ فرقہ وارانہ ذہنیت بھی مسلم بچوں کی تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ مولانا مدنی نے آگے کہا کہ مولانا آزاد فاؤنڈیشن سمیت مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے چلائی گئی دیگر اسکیموں کو بند کیا جا چکا ہے، ان رکاوٹوں کے باوجود اگر ہمارے بچوں میں تعلیم کا تناسب مسلسل بڑھ رہا ہے تو یہ ایک مثبت علامت ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر زور دے کر کہا کہ یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف ہیں جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہم لڑکیوں کی تعلیم کے نہیں بلکہ اس مخلوط تعلیم کے خلاف ہیں جس سے معاشرتی برائیوں کے پھیلنے کا خطرہ ہے، دنیا کا کوئی مذہب معاشرتی برائیوں کو پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ ملک کی آزادی کے بعد ہم بحیثیت قوم تاریخ کے سب سے کمزور موڑ پر آ کھڑے ہیں، ہمیں ایک جانب مختلف مسائل میں الجھایا جا رہا ہے تو دوسری جانب ہم پر معاشی، معاشرتی، سیاسی اور تعلیمی ترقی کے راستے بند کیے جا رہے ہیں۔ اس سازش کو اگر ہمیں ناکام بنانا ہے اور عزت و وقار حاصل کرنا ہے تو ہمیں اپنے بچوں اور بچیوں کے لیے تعلیمی ادارے قائم کرنے ہوں گے۔ مولانا مدنی نے اس حوالے سے مزید کہا کہ قوموں کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں ترقی کی کنجی تعلیم ہی رہی ہے۔ اس لیے ہم ایک بار پھر قوم کے مخیر اور امیر لوگوں سے یہ گزارش کریں گے کہ وہ آگے بڑھ کر بچوں اور بچیوں کے لیے الگ الگ تعلیمی ادارے قائم کریں جہاں وہ کسی ڈر و خوف کے بغیر اپنی مذہبی شناخت اور اسلامی تربیت کے ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، اس کے لیے ہمیں اپنی سوچ میں بدلاؤ لانے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کی تعلیمی اداروں کو ایک مثالی ادارہ بنانے کی کوشش کی جانی چاہیے تا کہ ان میں غیر مسلم والدین بھی اپنے بچوں اور بچیوں کو تعلیم دلانے پر مجبور ہو جائیں، اس سے نہ صرف باہمی ہم آہنگی اور بھائی چارہ بڑھے گا بلکہ وہ غلط فہمیاں بھی ختم ہو جائیں گی، جو مسلمانوں کے خلاف فرقہ پرست عناصر کی جانب سے منصوبہ بند طریقے سے مسلسل پھیلائی جا رہی ہیں۔

راجستھان میں بھی مذہبی مقامات پر لاوڈ اسپیکر پر لگ سکتی ہے 'پابندی'

جودھ پور: راجستھان میں بھی مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔ ریاست کے وزیر قانون جوگا رام پٹیل نے مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے حوالے سے بڑا بیان دیا ہے۔ جے پور کے ہوا محل کے ایم ایل اے بال مکند اچاریہ کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سبھی مذاہب کو قانون کے اندر رہ کر اپنی مذہبی روایات پر عمل کرنا چاہیے۔ وہ طے شدہ قوانین پر عمل کریں۔ کسی کی نیند خراب ہو یا زندگی درہم برہم ہو، تو یہ درست نہیں۔ ضرورت پڑنے پر حکومت سخت ایکشن لے گی۔ پٹیل کے اس بیان کے بعد ریاست میں سیاست گرم ہونے کے آثار ہیں۔ حال ہی میں بی جے پی ایم ایل اے بال مکند اچاریہ نے کہا تھا کہ دن میں پانچ بار بہت تیز لاؤڈ اسپیکر چلائے جاتے ہیں۔ انہوں نے وکلاء سے اس پریشانی سے نجات دلانے کی اپیل کی تھی۔ جوگا رام نے کہا کہ میرا ماننا ہے کہ اگر کوئی ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے رہنما خطوط پر عمل نہیں کرتا ہے تو حکومت سخت قانون لانے پر مجبور ہوگی۔ لیکن قانون سے پہلے ہم بھائی چارے اور محبت کے ذریعے نظم وضبط پر زور دیتے ہیں۔ اگر حکومت کو ضرورت محسوس ہوئی تو ہم اس پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور قانون بھی لائیں گے۔ وزیر جوگا رام پٹیل نے کہا کہ ایم ایل اے بال مکند اچاریہ نے لیگل سیل کی میٹنگ میں درخواست کی کہ قواعد سے ہٹ کر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے طلباء، عام لوگوں، مریضوں اور بوڑھوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تمام مذاہب کے لوگوں کو اپنی عبادت کے طریقہ کار کا حق حاصل ہے اور اس میں کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن مروجہ قوانین چاہے وہ ہندوستان کے ہوں یا راجستھان کے، سب کو ان پر عمل کرنا چاہیے۔ پٹیل نے کہا کہ اگر راجستھان کی ہائی کورٹ یا ہندوستان کی کسی ہائی کورٹ نے کوئی فیصلہ دیا ہے تو ہمیں خود اس پر عمل کرنا چاہیے۔ ہمارے راجستھان کے تمام مذہبی لوگ عدالت کے فیصلے پر عمل کرتے ہیں جیسے رات 10 بجے کے بعد ڈی جے یا مائک نہیں بجایا جا سکتا۔ ہم میں سے جو سیاسی میدان میں کام کرتے ہیں، ہم اپنے مائیک بھی بند کر دیتے ہیں۔ پٹیل نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تمام مذاہب کے پیروکار موجودہ مروجہ قانون اور راجستھان ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی عبادت کا طریقہ اپنائیں گے۔

امرتسر میں مندر پر بم پھینکنے والے ملزم کا پولیس نے کیا انکاؤنٹر

امرتسر: پنجاب کے امرتسر واقع ایک مندر پر گرینیڈ حملہ کے ملزم کا پولیس نے انکاؤنٹر کر دیا ہے۔ جمعہ-ہفتہ کی دیر رات ہوا حملہ سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا تھا۔ خبر ہے کہ پولیس نے دونوں ملزمین کو روکنے کی کوشش کی تو ان کی طرف سے گولی باری کی گئی۔ پولیس کی جوابی کارروائی میں ایک ملزم مارا گیا۔ گرینیڈ پھینکے جانے کا واقعہ کھنڈوالا علاقے میں ہوا تھا۔ انڈیا ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق مندر پر گرینیڈ پھینکنے کا اہم ملزم مارا گیا ہے۔ مشتبہ کی پہچان گروسیدک سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کی طرف سے جوابی گولی باری میں زخمی ہونے کے بعد اس نے اسپتال میں دم توڑ دیا۔ حالانکہ اس دوران اس کا ایک دیگر ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ فرار شخص کی پہچان وشال کے طور پر ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پولیس افسروں نے ملزمین کے راج سانسی علاقے میں گھومنے کی انپٹ ملنے کی بات کہی ہے۔ اس کے بعد انہیں حراست میں لینے کے لیے سی آئی اے اور پولیس کی ایک ٹیم تیار کی گئی۔ خبر ہے کہ جب پولیس نے بائک سواروں کو روکنے کی کوشش کی تو وہ گاڑی چھوڑ کر بھاگ گے اور گولی باری کرنے لگے تھے۔ اس دوران کانسٹیبل گرپریت سنگھ کو بائیں ہاتھ پر گولی لگی ہے۔ جبکہ انسپکٹر امولک سنگھ کو بھی گولی لگی ہے۔ جوابی کارروائی میں انسپکٹر ونود کمار کی گولی سے گروسیدک زخمی ہوا۔

ہماچل پردیش میں بارش اور شدید برفباری کا سلسلہ جاری

شملہ: ہماچل پردیش میں اتوار کو کنور، لاہول اسپتی اور اٹل ٹنل روہتانگ سمیت بارالاچا، شنکولا و کنجم درّوں میں شدید برفباری ہوئی۔ سیاحت کی نگری منالی میں بھی شام کو بارش اور برفباری ہوئی۔ یہاں پر سیاحوں نے برف کے فاہوں کا لطف لیا۔ حالانکہ منالی-کیلنگ راستے پر شام چھ بجے کے بعد گاڑیوں کی آمد و رفت متاثر ہوئی۔ وہیں شملہ اور اوپری علاقوں ٹھیوگ، روہڑو سمیت دیگر مقامات پر آندھی کے ساتھ ژالہ باری ہوئی۔ اس سے سیب اور دیگر پودوں کو نقصان پہنچا ہے۔ برفباری اور بارش کی وجہ سے گٹھلی والے پھلوں میں پھول جھڑ گئے ہیں۔ کئی جگہوں پر ژالہ باری کی وجہ سے سیب کے باغیچوں میں لگی جالیاں بھی اولوں سے بھر گئیں۔ اس سے سیب کے پودوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ واضح رہے کہ اتوار کو دوسرے دن کنور ضلع کے چھتکل، رپھم، ہانگو، چولنگ، نیسنگ، لپا، آسرنگ، کونو چارنگ، سُمرا اور شلکھر سمیت ضلع کے اونچائی والے علاقوں میں دن بھر برفباری ہوتی رہی۔ وہیں ضلع ہیڈکوارٹر رکانگ پیو سمیت پوہ، نچار اور کلپا علاقے کے زیادہ تر نچلے حصوں میں بارش ہوئی۔ برفباری کی وجہ سے چھتکل، آسرنگ اور کاجا کا رابطہ منقطع ہو گیا۔ ان علاقوں میں رہنے والے دیہی لوگوں کی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں۔ ٹریفک نظام ٹھپ ہونے کی وجہ سے ہزاروں دیہی لوگوں کو آمد و رفت میں بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہیں رام پور، آنی اور نرمنڈ سب ڈویژن، شری کھنڈ مہادیو کی پہاڑیوں سمیت جلوڑی جوت کے اونچائی والے علاقوں میں رک رک کر برفباری ہو رہی ہے جبکہ دیر رات تک علاقے میں بارش کا دور جاری رہا۔

اداریہ

ناندیڑ ٹائمز

ایوان اسمبلی سیاسی اکھاڑہ نہیں

تلنگانہ اسمبلی کا بجٹ مشن چل رہا ہے۔حکومت اس مشن میں جہاں بجٹ پیشکر سے گی وہیں دوسرے امور کو بھی ایوان میں پیش کرتے ہوئے پایہ تکمیل کو پہونچانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ہر بار جب اسمبلی کا کوئی بھی سشن ہوتا ہے تو حکومت اپنی جانب سے ایجنڈہ تیار کرتے ہوئے اس کو آگے بڑھانے کا منصوبہ بناتی ہے۔اس کیلئے حکمت عملی تیار کی جاتی ہے اور اپنے ارکان کو ایوان میں موجود رہنے کی ہدایت دیتی ہے۔اسی طرح اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے بھی حکومت کو نشانہ بنانے کی حکمت عملی تیار کی جاتی ہے۔حکومت کی ناکامیوں اور اس کے فیصلوں کو موضوع بحث بناتے ہوئے ایوان میں حکومت کو گھیرنے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔یہ سب کچھ جمہوری عمل کا حصہ ہے۔حکومت کو اپنا موقف پیش کرنے کا جہاں مکمل اختیار حاصل ہے وہیں حکومت کو نشانہ بنانے کا بھی اپوزیشن کو مکمل اختیار حاصل ہے۔اپوزیشن جماعتیں حکومت کے کام کاج میں نقائص اور ناکامیوں کو ایوان کے ذریعہ ریاست کے عوام میں اجاگر کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہیں۔یہ سب کچھ جمہوری عمل کا حصہ ہے اور اس کے تحت ہمارا سیاسی نظام بھی کام کرتا ہے۔تاہم ایسا لگتا ہے کہ بی آر ایس کی جانب سے اسمبلی کو سیاسی اکھاڑہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

حکومت سے اختلاف کرنا اور اس کی ناکامیوں کو اجاگر ضرور کرنا چاہئے لیکن ایوان کے تقدس اور اسپیکر کے وقار کو برقرار رکھنا بھی حکومت اور اپوزیشن دونوں کی ذمہ داری بنتی ہے۔جس طرح سے کل اسپیکر اسمبلی کے خلاف بی آر ایس کے رکن جگدیش ریڈی نے ریمارکس کئے ہیں وہ افسوسناک ہیں اور ان کی خدمت کی جارہی ہے۔ریاست بھر میں اس کے خلاف احتجاج بھی کیا جارہا ہے۔اسپیکر کے خلاف جو ریمارکس کئے گئے ہیں اس کی بنیاد پر جگدیش ریڈی کو سارے بجٹ مشن کیلئے اسمبلی سے معطل کردیا گیا ہے خود بی آر ایس کے سربراہ کے چندر شیکھر راؤ نے اپنے وسیع سیاسی تجربہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے جگدیش ریڈی کے اسپیکر کے خلاف ریمارکس کو پسند نہیں کیا تھا اور انہوں نے بھی ایوان کی کارروائی کو پرسکون انداز میں چلانے کی وکالت کی تھی۔کے سی آر کے اس موقف کے برخلاف آج ریاست میں مختلف مقامات پر بی آر ایس قائدین اور کارکنوں نے احتجاج کیا تھا اور جگدیش ریڈی کی معطلی پر تنقید کی تھی۔یہاں کے سی آر کے موقف اور بی آر ایس قائدین و کارکنوں کے موقف میں بھی تضاد نظر آتا ہے۔یہ ایک الگ مسئلہ ہے تاہم جہاں تک ایوان میں کام کاج کا مسئلہ ہے تو اس پر تمام سیاسی جماعتوں اور ان کے ارکان کو اس معاملے میں ایک رائے ہونے کی ضرورت ہے۔ایوان اسمبلی نہ صرف برسر اقتدار ارکان کا حق ہے اور نہ ہی صرف اپوزیشن اس پر اپنا ادعا کرسکتی ہے۔ایوان میں ہر رکن کو مساوی حقوق حاصل ہیں کسی کی ذمہ داری کچھ ہے تو کسی کی ذمہ داری کچھ اور ہے۔ہر ایک کو اپنی اپنی ذمہ داری کی تکمیل پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔یقینی طور پر اگر حکومت کے کام کاج میں نقائص اور ناکامیاں ہیں تو اپوزیشن جماعتیں انہیں اجاگر کرسکتی ہیں اور ایوان میں ان کو پیش کرتے ہوئے حکومت سے جواب طلب کیا جاسکتا ہے لیکن ایسا کرتے ہوئے ایوان کے تقدس کو متاثر نہیں کیا جانا چاہئے اور نہ ہی اسپیکر کے عہدہ کے وقار کو مجروح کیا جانا چاہئے۔کسی کے خلاف بھی شخصی ریمارکس نہیں کئے جانے چاہئیں۔یہ ہماری سیاسی روایات کا حصہ ہرگز نہیں ہے۔جمہوری عمل کو محکم اگر کرنا ہے تو سبھی کو اس معاملے میں اپنی اپنی ذمہ داری نبھانے کیلئے آگے آنا چاہئے۔سیاسی فائدہ حاصل کرنے کیلئے بے شمار مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔اسمبلی اور دستوری عہدوں کو اس معاملے سے دور رکھا جانا چاہئے۔ایسا نہیں ہے کہ اسمبلی میں کسی رکن کو پہلی مرتبہ معطل کیا گیا ہے۔پہلے بھی ایسا ہوا ہے اور تقریبا ہر جماعت کے ارکان اسمبلی کو اس صورتحال کا بھی نہ کبھی سامنا کرنا پڑا ہے۔تاہم جہاں کہیں ارکان نے اشتعال انگیزی کا شکار ہو کر کوئی غلط ریمارک یا تبصرہ کیا ہے تو انہوں نے اس پر معذرت خواہی کی ہے اور اپنے ریمارکس سے دستبرداری اختیار کی ہے۔کہیں اگر حکومت سے کوئی زیادتی ہوئی ہے تو حکومت نے بھی اپنی غلطی کو سدھارا ہے۔ایسے میں سیاسی اختلاف کے معاملے کو طول دینے کی بجائے ایوان کی کارروائی کو پرسکون انداز میں چلانے کیلئے بھی کو اپنی ذمہ داری نبھانی چاہئے اور ایوان کے وقار اور تقدس کو بحال رکھا جانا چاہئے۔

سکون قلبِ دنیا سے نہیں، اللہ سے

مسعود محبوب خان (ممبئی)
09422724040

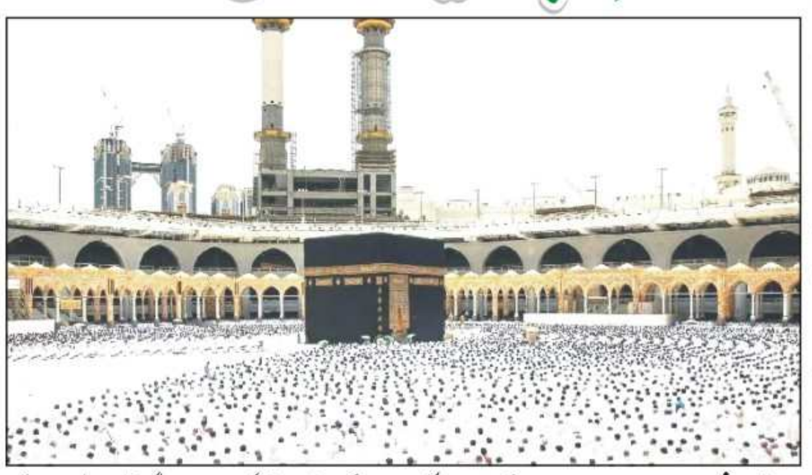

یہ زندگی ایک سفر ہے، اور اس سفر میں ہر شخص اپنے اپنے راستے پر گامزن ہے۔کچھ راستے آسان ہوتے ہیں، جہاں خوشیاں، سکون اور کامیابی انسان کا مقدر بنتی ہیں، جب کہ کچھ راستے ایسے بھی ہوتے ہیں جو درد، قربانی اور آزمائشوں سے بھرے ہوتے ہیں۔لیکن انھی راستوں پر چلتے ہوئے انسان اپنی اصل پہچان، اپنی اصل حقیقت اور اپنے ربّ کے قریب ہونے کا موقع پاتا ہے۔ہم اکثر زندگی میں دوسروں کے لیے قربانیاں دیتے ہیں، ان کی خوشیوں کے لیے اپنی خواہشوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، اور بظاہر ہنستے مسکراتے نظر آتے ہیں۔مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر مسکراہٹ کے پیچھے ایک داستان ہوتی ہے، ہر کامیابی کے پیچھے ان گنت قربانیاں چھپی ہوتی ہیں۔اور جب یہی قربانیاں بے قدری کی نظر ہو جائیں، تو دل ٹوٹتا ہے، روح بوجھل ہو جاتی ہے، اور انسان خود سے سوال کرتا ہے کہ "یہ سب کس کے لیے؟" لیکن شاید یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب زندگی ہمیں ایک اور سچائی سمجھانے آتی ہے کہ اصل امیدیں انسانوں سے نہیں، بلکہ اللہ سے لگانی چاہئیں۔وہی ذات ہے جو سب دیکھتی ہے، جو بے لوث محبت کرتی ہے، جو بغیر مانگے عطا کرتی ہے، اور جو کبھی کسی کی محنت، کسی کی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دیتی۔یہی اصل حقیقت ہے، یہی اصل راستہ ہے۔جب ہم دنیا سے امیدیں وابستہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، تب ہی ہمیں وہ سکون، وہ راحت اور وہ صلہ ملتا ہے جو دنیا کے کسی رشتے سے ممکن نہیں۔یہ تحریر اسی حقیقت کی ایک جھلک ہے بی زندگی کے ان راستوں کی، جن پر چلنے والے صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو آزمائشوں میں بھی صبر اور امید کا دامن تھامے رکھتے ہیں۔زندگی کے بعض راستے واقعی اتنے مشکل ہوتے ہیں کہ جسم سے زیادہ دل تھک جاتا ہے، مگر وہی لوگ ان کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں جو خود ان راہوں سے گزرے ہوں۔یہ بھی سچ ہے کہ باہر سے مسکرانے والا ہر چہرہ اندر سے خوش نہیں ہوتا۔بعض لوگ دنیا کے سامنے خوشگوار اور کامیاب نظر آتے ہیں، مگر ان کے دل میں کیا کشمکش چل رہی ہوتی ہے، یہ صرف وہ خود اور ان کا رب ہی جانتے ہیں۔اللہ کے سامنے اپنے دکھ بیان کرنے کی جو راحت ہے، وہ کسی اور کو بتانے میں نہیں۔کیونکہ وہاں وضاحت کی ضرورت نہیں، بس دل کا حال سچائی سے بیان کر دینا کافی ہوتا ہے۔کچھ جذبات، کچھ درد، کچھ سوالات ایسے ہوتے ہیں جو زبان تک آ ہی نہیں پاتے، لیکن دل میں ایک شور کی طرح گونجتے رہتے ہیں۔انسان چاہ کر بھی انہیں کسی کے سامنے بیان نہیں کرسکتا، شاید اس خوف سے کہ کوئی سمجھے گا نہیں، یا شاید اس لیے کہ کچھ درد لفظوں میں سموئے ہی نہیں جاسکتے۔مگر اللہ وہ واحد ذات ہے جو بنا کہے بھی سب سمجھ لیتی ہے۔وہاں نہ وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے، نہ الفاظ کی، نہ کسی دلیل کی۔وہاں سے جواب آتا ہے، کبھی سکون کی صورت میں، کبھی دل کے بوجھ کے ہلکا ہونے کی صورت میں، اور کبھی زندگی میں کسی خوبصورت تبدیلی کی شکل میں۔یہی وہ امید ہے جو ہمیں تھامے رکھتی ہے، جب دنیا کے سارے دروازے بند ہو جائیں تو ایک دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے! واقعی، جب انسان سجدے میں سر جھکاتا ہے، تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ساری دنیا کے شور سے نکل کر کسی ایسی جگہ آ گیا ہو جہاں بس سکون ہی سکون ہے۔وہی ایک لمحہ ہوتا ہے جب دل کو یقین ہو جاتا ہے کہ ہاں، کوئی سن رہا ہے، کوئی دیکھ رہا ہے، کوئی ہمارے درد سے واقف ہے۔دنیا میں ہر چہرہ مسکراتا ہوا نظر آتا ہے، مگر اس کے پیچھے کیا کہانی ہے، کون کتنا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے، یہ کوئی نہیں جانتا۔ہر صبح ایک نئی جنگ لے کر آتی ہے، اور ہر انسان کسی نہ کسی مجبوری کے تحت نکلتا ہے۔کوئی بچوں کے لیے، کوئی ماں باپ کے لیے، کوئی اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ تلے دب کر، مگر سب چل رہے ہیں، خود کو مٹا کر دوسروں کے خواب پورے کر رہے ہیں۔یہ سفر آسان نہیں، مگر جب اللہ کا آسرا ہو، تو وہی ہمت دیتا ہے، وہی تھام لیتا ہے۔پھر انسان سوچتا ہے کہ شاید اسی کا نام زندگی ہے بی اپنی خوشیوں کو پیچھے رکھ کر، دوسروں کے لیے مسکرانے کی کوشش کرنا۔مگر کسی نہ کسی دن، کسی نہ کسی لمحے، اللہ وہ سب واپس لوٹا دیتا ہے جو ہم نے صبر اور حوصلے کے ساتھ قربان کیا ہوتا ہے۔یہی یقین ہمیں سنبھالے رکھتا ہے! یہی زندگی کی سب سے تلخ حقیقت ہے بی چلتے چلتے، قربانیاں دیتے دیتے، کب وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے، کب چہرے کی لکیریں گہری ہو جاتی ہیں، کب بالوں میں چاندی اُتر آتی ہے، پتا ہی نہیں چلتا۔بس انسان اپنی ذات کو پیچھے چھوڑ کر دوسروں کے لیے جیتا رہتا ہے، اور خوش اس بات پر ہوتا ہے کہ چلو، اپنے تو خوش ہیں۔مگر وہ لمحہ جب کوئی اپنا بے نیازی سے کہہ دیتا ہے، "تم نے کیا ہی کیا ہے ہمارے لیے؟" تب اندر کچھ ٹوٹ سا جاتا ہے۔تب احساس ہوتا ہے کہ جتنا کچھ کیا، وہ سب کسی کی نظر میں شاید کوئی حیثیت نہیں رکھتا، کیونکہ آپ نے بدلے میں کچھ مانگا ہی نہیں تھا۔آپ نے تو بس اپنا آپ جلا کر روشنی کی تھی، اور روشنی کی قیمت وہی جانتا ہے جو اندھیرے سے گزرا ہو لیکن شاید یہی اصل قربانی ہے، یہی اصل محبت ہے بی بنا کہے، بنا جتائے، بس دیتے رہنا۔اور شاید انھی راستوں پر چلتے چلتے ہی انسان کا اصل مقام اس رب کے ہاں طے ہو جاتا ہے، جہاں کوئی ناشکری نہیں، کوئی بے قدری نہیں، صرف انصاف اور محبت ہے۔یہی سب سے بڑی حقیقت ہے، مگر ہم کتنے ناسمجھ ہیں کہ اسے دیر سے جان پاتے ہیں، یا شاید جان کر بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ہم لوگوں سے امیدیں باندھتے ہیں، ان کے لیے سب کچھ قربان کر دیتے ہیں، اور جب وہی لوگ بے قدری کرتے ہیں تو دکھ ہوتا ہے۔مگر اصل سوال یہ ہے کہ ہم نے بدلے کی امید رکھی ہی کیوں؟ ہم نے ان سے صلہ چاہا ہی کیوں؟ جب کہ ایک ذات ہے جو دن رات بلاتی ہے، جو ہر لمحہ دینے کو تیار ہے، جو کبھی ناقدری نہیں کرتی، جو کبھی نظر انداز نہیں کرتی، پھر بھی ہم وہاں جانے کے بجائے دنیا کے دروازے کھٹکھٹاتے رہتے ہیں۔اور شاید اسی لیے ہمارا دل تھک جاتا ہے، ہماری روح بوجھل ہو جاتی ہے، کیونکہ ہم غلط راستے پر تسکین ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔اللہ بار بار اشارے دیتا ہے، ہمارے دل میں تھکن، ناامیدی اور بے سکونی ڈال کر سمجھاتا ہے کہ "اب لوٹ آؤ، اب میری طرف آجاؤ۔" مگر ہم ہی نادان ہیں جو بار بار دنیا کی طرف لپکتے ہیں، حالانکہ سکون صرف اسی کے در پر ہے۔کاش ہم وقت پر سمجھ جائیں کہ اصل امید، اصل آسرا، اور اصل صلہ صرف اللہ ہی سے ملتا ہے۔زندگی کے ان تھکا دینے والے راستوں پر چلتے چلتے جب انسان کا دل بوجھل ہو جاتا ہے، تو ایک ہی دروازہ ایسا ہوتا ہے جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے بی اللہ کا در۔وہی ذات ہے جو ہر حال میں سنتی ہے، جو ہر تکلیف کا مداوا کرتی ہے، اور جو کسی بھی قربانی کو رائیگاں نہیں جانے دیتی۔ہم اکثر دنیا کے لوگوں سے امیدیں باندھتے ہیں، ان کے لیے سب کچھ کر گزرتے ہیں، مگر جب وہی لوگ قدر نہیں کرتے، تو دل ٹوٹ جاتا ہے۔لیکن اگر ہم ابتدا ہی سے اپنی امیدوں کا مرکز اللہ کو بنا لیں، تو نہ کوئی مایوسی ہوگی، نہ کوئی گلہ، نہ کوئی شکوہ۔کیونکہ وہی واحد ہستی ہے جو بدلے میں کچھ نہیں مانگتی، مگر سب کچھ عطا کر دیتی ہے۔یہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے، جہاں ہر کوئی کسی نہ کسی بوجھ کے ساتھ جی رہا ہے۔مگر اصل سکون اسی میں ہے کہ ہم اپنی زندگی کا مرکز اللہ کو بنا لیں، اپنی پریشانیاں اسی کے سامنے رکھیں، اور اپنے فیصلے اسی کے سپرد کر دیں۔تبھی ہمیں وہ اطمینان نصیب ہوگا جو کسی اور چیز سے ممکن نہیں۔شاید یہی زندگی کا سب سے بڑا سبق ہے بی کہ تھک جانے پر دنیا سے نہیں، بلکہ اللہ سے رجوع کرنا چاہیے۔وہی ہمارے دلوں کی بے قراری کو قرار دیتا ہے، وہی ہماری بے بسی کو طاقت میں بدلتا ہے، اور وہی ہمیں ان راستوں پر سنبھالتا ہے، جہاں ہم خود کو تنہا محسوس کرتے ہیں۔کاش ہم وقت رہتے سمجھ جائیں کہ سکون صرف اور صرف اللہ کے قرب میں ہے، اور ہر امید صرف اسی سے باندھنی چاہیے۔

اب انتظامیہ بھی فرقہ پرستوں کی قطار میں!

نواب علی اختر

ایسا لگتا ہے کہ مرکز سمیت مختلف ریاستوں میں برسر اقتدار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) فرقہ پرستی کے دلدل میں اس سطح تک دھنس چکی ہے جہاں سے واپسی مشکل نظر آرہی ہے۔حالانکہ ہندوستان کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر بھگوا پارٹی کو لعن طعن کا سامنا ہے، مگر یہ پارٹی اقتدار کے نشے میں اس قدر مدہوش ہے کہ اسے عزت اور بے عزتی کی ذرا بھی فکر نہیں ہے۔اس کا نتیجہ ہندوستان اور ملک کے عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے، کیونکہ ہندوستان کی اچھی خاصی آبادی بیرون ممالک مقیم ہے جہاں مقامی لوگ ہمارے شہریوں کو بھی تنگ نظر سمجھنے لگے ہیں۔اگر یہی حالات رہے تو ہمارے بے روزگار نوجوانوں کے لیے روزگار کی تلاش میں بیرون ممالک سفر کرنا مشکل ہو جائے گا۔دنیا جانتی ہے اور اعتراف بھی کرتی ہے کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کا تنوع ہے۔یہاں ہر تہوار کو یکجہتی اور بھائی چارے کے ساتھ منایا جاتا ہے، چاہے وہ رمضان ہو، ہولی ہو، عید ہو یا ایسٹر...اور یہی ہندوستان کو دنیا میں دیگر ممالک کے مقابلے ممتاز اور منفرد مقام دلاتا ہے۔مگر ہمارے ہی ملک کے چند فرقہ پرستوں کی وجہ سے ہندوستان کی ممتاز حیثیت متاثر ہو رہی ہے، اور ان سب کے لئے بی جے پی ذمہ دار نظر آ رہی ہے۔ایسا اس لیے کیونکہ جہاں جہاں اس پارٹی کی حکومتیں ہیں وہاں آئے دن نفرت اور شر انگیزی کے دل دہلا دینے والے واقعات سامنے آرہے ہیں۔اس سے دنیا کے سب سے بڑے جمہوری اور سیکولر ملک کی شبیہ متاثر ہو رہی ہے۔مگر خود کو راشٹر بھکت کہلانے والے فرقہ پرستوں کو اس کی کوئی پروا نہیں ہے۔جن ریاستوں میں بی جے پی برسر اقتدار ہے، وہاں شر پسندوں کے ساتھ انتظامیہ کے افسران بھی فرقہ وارانہ سوچ کے ساتھ کام کرتے محسوس ہو رہے ہیں۔مسلمانوں کو نشانہ بنانے میں ان ریاستوں میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جارہی ہے۔معمولی سی باتوں پر مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے ان کی جائیداد و املاک کو تباہ کیا جارہا ہے۔سنگین مقدمات میں نوجوانوں کو گرفتار کر کے جیلوں میں قید کیا جارہا ہے، اور ان کی ضمانتوں کو بھی رکوانے کی جدوجہد کی جارہی ہے۔اتر پردیش کی مثال سارے ملک کے سامنے ہے۔اسی طرح مدھیہ پردیش میں بھی انتظامیہ کی جانب سے قانون اور دستور کی بالادستی کو یقینی بنانے کی بجائے ایسا لگتا ہے کہ آر ایس ایس کے ایجنڈہ پر عمل کیا جارہا ہے، اور آر ایس ایس کے اشاروں پر کام کیا جارہا ہے۔ویسے تو ہندوستان بھر میں پرامن ماحول کو فرقہ وارانہ رنگ دینے میں جنونی عناصر نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ہر گوشے سے سماج میں فرقہ واریت کا زہر گھولا جارہا ہے اور قانون کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔مختلف تنظیمیں اس کام کے لیے سرگرم عمل ہیں۔اس کام میں میڈیا نے بھی کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی، تاہم اب ایسا لگتا ہے کہ انتظامیہ پر بھی اس کے اثرات مرتب ہونے شروع ہو گئے ہیں۔اس کا ثبوت بی جے پی زیر اقتدار ریاست مدھیہ پردیش ہے جہاں گزشتہ دنوں 2 مسلم نوجوانوں کو گائے ذبح کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔گاؤ ذبیحہ پر پابندی ہونے کی وجہ سے اگر کسی نے گائے ذبح کی ہے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جانی چاہئے تھی۔پولیس کا کام محض ملزمین کو گرفتار کرنا، مقدمات درج کرنا اور پھر انہیں عدالت میں پیش کر دینا ہے۔تاہم ایسا لگتا ہے کہ پولیس اپنے طور پر بھی ایسے کام کر رہی ہے جو خلاف قانون ہیں۔پولیس نے ملزمین کو گرفتار کرتے ہوئے انہیں ایک کلومیٹر تک پریڈ کروائی اور ان سے انتہائی شر انگیز و متنازعہ 'گائے ہماری ماتا ہے' اور 'پولیس ہمارا باپ ہے' جیسے نعرے لگوائے۔یہ مدھیہ پردیش پولیس کی انتہائی شرمناک حرکت ہے اور ایسا کرنے والوں کو قانون کے کٹہرے میں لاکھڑا کرتے ہوئے انصاف کیا جانا چاہئے۔مجموعی طور پر دیکھا جائے تو حالیہ عرصہ میں جس طرح سے عوام کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کا کام کیا گیا تھا اس کے نتیجہ میں اب یہ فرقہ واریت کا زہر مزید پھیلنے لگا ہے اور بی جے پی زیر اقتدار اتر پردیش اس معاملے میں سب سے آگے دکھائی دیتا ہے۔یہاں وزیر اعلیٰ سے لے کر گلی کوچے کے نیتا اور پولیس عہدیدار تک ہندو-مسلم کی بات کرنے لگے ہیں، جبکہ ان تمام کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ہندو ہو یا مسلمان سب کو ساتھ لے کر چلیں، سب کے ساتھ مساوی سلوک کریں۔پولیس انتظامیہ ہو یا قانون نافذ کرنے والے ادارے ہوں ان کو بھی ہندو-مسلم کا راگ الاپے بغیر، یہ دیکھے بغیر کہ جمعہ سال میں کتنی بار آتا ہے اور ہولی کتنی بار آتی ہے اپنا کام کسی جانبداری اور امتیاز کے بغیر کرنا چاہئے۔حد تو یہ ہوگئی ہے کہ اتر پردیش میں ہوا پانی کو بھی ہندو-مسلم کا رنگ دینے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔عیدوں اور دیگر تہواروں کو تو یہ رنگ دے دیا گیا ہے، اور ایسا نہیں ہے کہ یہ کوشش ابھی ہوئی ہے۔طویل عرصہ سے یہ کوششیں کی جارہی تھیں اور اب یہ کوششیں ایک قدم آگے بڑھ کر دوسرے اور خطرناک مرحلے میں پہنچتی دکھائی دے رہی ہیں۔یہ اتر پردیش ریاست ہی تھی جہاں ملک کے وزیر اعظم نے سماج کے 2 طبقات کے مابین ایک خط فاصل کھینچنے کی کوشش کی تھی۔انہوں نے عید اور دیوالی کا ذکر کیا تھا اور قبرستان و شمشان کا تذکرہ کرنے سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔ملک کے وزیر اعظم ہوں یا پھر ریاست کے وزیر اعلیٰ ہوں، ان کو سماج میں اگر دوریاں ہیں تو انہیں ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن یہاں تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہی ہے۔

17 رمضان معرکہ یوم الفرقان

ڈاکٹر سراج الدین ندوی 9897334419

رمضان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حق و باطل کے درمیان پہلا معرکہ واقع ہوا۔جسے ہم غزوہ بدر کے نام سے جانتے ہیں، یہ غزوہ 17 / رمضان کو پیش آیا۔اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی جب کہ ان کی تعداد 313 تھی اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی، مسلمانوں کے پاس ہتھیار اور گھوڑے بھی بہت کم تھے۔لیکن اللہ کی مدد، ایمان کی طاقت، نبی ﷺ کی محبت اور صحابہؓ کے بے مثال اتحاد نے اس جنگ میں کافروں کو بہت بری شکست سے دوچار کیا۔مسلمانوں کے کل 14 افراد شہید ہوئے۔اس کے مقابلے میں قریش کے 70 آدمی مارے گئے۔70 سے زیادہ گرفتار ہوئے۔اس جنگ کو قرآن میں فرقان کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ارشاد باری ہے: "اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں بطور غنیمت ملے خواہ کوئی چیز ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تمہیں اللہ پر یقین ہے اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر فرقان کے دن اتاری جس دن دونوں جماعتیں ملیں، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (الانفال 41) 17 رمضان المبارک 2ھ (17 مارچ 624ء) کو فجر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جہاد کی تلقین کی۔مسلمانوں کے لیے سخت آزمائش کا وقت تھا اس لیے کہ اپنے ہی بھائی بند سامنے کھڑے تھے۔حضرت ابوبکرؓ اپنے بیٹے عبدالرحمن سے اور حضرت حذیفہؓ کو اپنے باپ عتبہ سے مقابلہ کرنا تھا۔صفیں درست ہو جانے کے بعد نبی اکرم ﷺ اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے، اللہ کی تسبیح کے بعد آپؐ یوں گویا ہوئے۔"اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے، وہ پورا فرما۔اے اللہ! اگر آج یہ مٹھی بھر لوگ ہلاک ہو گئے تو پھر قیامت تک تمام روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا" (بخاری، مسلم، ترمذی، مسند امام احمد) دعا کے علاوہ نبی اکرم ﷺ نے دوران جنگ ایک مٹھی کنکر اٹھائی اور دشمن کے لشکر کی طرف پھینک دی، اس ریت کا ذرہ جس کافر پر بھی جاکر گرا وہ اس جنگ میں مارا گیا۔سورہ انفال کی آیت 17 میں نبی اکرم ﷺ کے کنکر مارنے کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے۔: "اور آپؐ نے (حقیقتاً وہ کنکر) نہیں پھینکی، جس وقت (بظاہر) آپ نے (کنکر) پھینکی تھی لیکن وہ (کنکر) اللہ تعالیٰ نے پھینکی۔" (الانفال: 17) جنگ کے آغاز پر عرب کے دستور کے مطابق پہلے انفرادی مقابلے ہوئے۔سب سے پہلے عمر بن الخضرمی کا بھائی عامر میدان میں نکلا اور مد مقابل طلب کیا۔مقابلے پر حضرت عمرؓ کا ایک غلام نکلا اور اس نے چشم زدن میں اس مغرور کا خاتمہ کر دیا۔جو اپنے بھائی کا انتقام لینے کے لیے آیا تھا۔اس کے بعد عتبہ بن ربیعہ اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید بن عتبہ میدان میں نکلے اور مقابل طلب کیے۔تین انصاری صحابہؓ میدان میں نکلے لیکن ان تینوں کافروں نے یہ کہہ کر ان سے مقابلہ کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ ہمارے ہم پلہ نہیں ہیں اور پکار کر کہا: "اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مقابلے پر قریشی بھیجو۔ہم عرب کے چرواہوں سے مقابلے کرنے کے لیے یہاں نہیں آئے ہیں۔" چنانچہ آپؐ کے ارشاد پر حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ مقابلے کے لیے نکلے۔مغرور قریشی سرداروں نے ان کے نام پوچھے اور کہا: "ہاں تم ہمارے ہم پلہ ہو" مقابلہ شروع ہوا۔چند لمحوں میں حضرت حمزہؓ نے شیبہ کو جہنم رسید کر دیا اور حضرت علیؓ نے ولید کو قتل کر ڈالا اور لشکر اسلام سے تکبیر کی آواز بلند ہوئی۔اس دوران میں عتبہ اور حضرت عبیدہؓ نے ایک دوسرے پر بھرپور وار کیا اور دونوں زخمی ہو کر گر پڑے۔حضرت علیؓ اپنے مد مقابل سے فارغ ہو کر عتبہ کی طرف لپکے اور ایک ہی ضرب سے اس کا کام تمام کر کے حضرت عبیدہؓ کو لشکر میں اٹھا لائے۔قریش نے اپنے نامور سرداروں کو یوں کٹتے دیکھا تو یکبارگی حملہ کر دیا تاکہ اکثریت کے بل بوتے پر لشکر اسلام کو شکست دیں۔غزوہ بدر میں مومنین کے جوش جہاد کا یہ حال تھا کہ ایک صحابی کھجوریں کھا رہے تھے۔انہوں نے حضور اکرمؐ کا اعلان "آج کے دن جو شخص صبر و استقامت سے لڑے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا وہ یقیناً جنت میں جائے گا"۔سنا تو کھجوریں پھینک دیں اور فرمایا: "واہ واہ میرے اور جنت کے درمیان میں بس اتنا وقفہ ہے کہ یہ لوگ مجھ کو قتل کر دیں۔" یہ کہہ کر اتنی بہادری سے لڑے کہ شہید ہو گئے اور چند لمحوں میں جنت کا فاصلہ طے کر لیا۔اس ہنگامے میں انصار کے دو کم عمر بچے معاذ بن عمر بن جموحؓ اور معاذ بن عفراءؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے کہا "چچا جان! آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں وہ کہاں ہے۔ہم نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گالیاں بکتا ہے۔اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اس سے جدا نہ ہوں گا جب تک کہ وہ مر نہ جائے یا میں شہید نہ ہو جاؤں" اتفاق سے ابوجہل کا گذر سامنے سے ہوا۔حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے اس کی طرف اشارہ کر دیا۔اشارہ پاتے ہی یہ دونوں ننھے مجاہد اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف بھاگے۔وہ گھوڑے پر سوار تھا اور یہ دونوں پیدل۔جاتے ہی ان میں سے ایک نے ابوجہل کے گھوڑے پر اور دوسرے نے ابوجہل کی ٹانگ پر حملہ کر دیا۔گھوڑا اور ابوجہل دونوں گر پڑے۔عکرمہ بن ابوجہل نے معاذ بن عمر کے کندھے پر وار کیا اور ان کا بازو لٹک گیا۔باہمت نوجوان نے بازو کو راستے میں حائل ہوتے دیکھا تو پاؤں کے نیچے لے کر اسے الگ کر دیا اور ایک ہی ہاتھ سے اپنے شکار پر حملہ کر دیا۔اتنے میں معاذ بن عفراء کے بھائی معوذ وہاں پہنچے اور انہوں نے ابوجہل کو ٹھنڈا کر دیا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔اللہ نے اس پہلے معرکے میں اہلِ ایمان کو شاندار فتح عطا فرمائی۔پورے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کی دھاک بیٹھ گئی اور کفر کی ہوا اکھڑ گئی۔قریش کا رعب اور دبدبہ خاک میں مل گیا۔مدینہ کے یہود اور منافقین مایوس ہو گئے، مگر ان کے دلوں کا کینہ اندر ہی اندر لاوا بن کر پکتا رہا۔شکست کی خبر مکہ میں پہنچی تو پورا شہر سکتے میں آگیا۔کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا؛ جس کے افراد جنگ میں قتل نہ ہوئے ہوں یا مسلمانوں کے ہاتھوں قیدی نہ بن گئے ہوں۔غم کے مہیب سائے شہر پر چھا گئے۔لوگوں کے دلوں سے خوشی اور ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔جنہیں چند سال پہلے تک مکہ کی وادیوں میں گھسیٹا جارہا تھا وہ کمزوری و بے سروسامانی کے باوجود اپنے ایمان کی قوت سے اسلحے کی طاقت اور مادی وسائل پر غالب آ چکے تھے۔قریش مکہ کے تقریباً ساڑھے آٹھ سو جنگجو شکست کے بعد میدان جنگ سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔اپنی کثرت کے زعم اور قوت کے پندار کا حشر دیکھنے کے بعد اب انھیں سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس منہ سے گھروں کو واپس لوٹیں۔اہلِ مکہ اپنی فوجوں کی شکست سے نہ صرف بے خبر تھے، بلکہ ان کے نزدیک ان کی فتح یقینی تھی۔جب پہلا شخص شکست کی خبر لے کر مکہ پہنچا تو کسی نے بھی اس کی بات کا یقین نہ کیا، بلکہ لوگوں نے اسے مجنوں قرار دیا۔میدانِ بدر سے مکہ پہنچنے والا یہ سب سے پہلا شخص حیسمان بن ایاس خزاعی تھا۔اہلِ مکہ اسے دیکھتے ہی اس کے گرد جمع ہو گئے اور اس سے جنگ کا حال پوچھنے لگے۔شدت غم سے اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے اور زبان لڑکھڑا رہی تھی۔اس نے کہا: "بدر کے میدان میں ہم پر قیامت ٹوٹ پڑی، ہمارے بہت سے بہادر جنگجو دشمن کی تلواروں کا لقمہ بن گئے۔میدان جنگ میں ہر جانب موت رقصاں تھی، مکہ کے سردار اور فوج کے قائدین زندگی کی بازی ہار گئے"۔پھر وہ مقتولین کے نام گنوانے لگا۔حاضرین سکتے میں آگئے اور ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔مکہ میں جنگ سے پیچھے رہ جانے والا سردار صفوان بن امیہ غصے میں دہاڑا اور کہا: "حیسمان کا دماغ چل گیا ہے۔اس سے ذرا میرے بارے میں پوچھو کہ میں کہاں ہوں"۔اس نے جواب دیا: "صفوان بن امیہ وہ سامنے بیٹھا ہے اور اس کے بھائی اور باپ کو میں نے قتل ہوتے دیکھا ہے۔" حیسمان خزاعی کی باتیں سن کر کچھ لوگ متذبذب تھے، مگر اکثریت نے اس کی بات پر یقین نہ کیا۔اسی لمحے بدر سے آنے والا دوسرا فرد مکہ میں داخل ہوا۔یہ خاندانِ بنو ہاشم کا چشم و چراغ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب تھا۔بنو ہاشم میں ابولہب کے بعد یہی شخص اسلام کا سب سے بڑا دشمن تھا۔اس نے بھی حیسمان کی حرف بہ حرف تائید کی تو اہلِ مکہ کے لئے شکست کی خبر پر یقین کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ہزیمت کی خبر سننے کے بعد ایک بار تو مکہ کی فضائیں ماتم کے کہرام سے گونج اٹھی تھیں، مگر قریش کی قیادت نے فوراً اعلان کر دیا کہ مقتولین کا ماتم نہ کیا جائے، کیونکہ اس سے کمزوری کا اظہار ہوتا ہے۔قریش کے تمام معروف سردار بدر کے میدان میں قتل ہو چکے تھے۔اس لئے اب مکہ کا قائد بنو امیہ کا سردار ابوسفیان بن حرب تھا۔خالد بن ولید، صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن عاص اس کے مشیر اور دست و بازو تھے۔ابوسفیان نے نہ صرف آہ و بکا سے منع کیا تھا، بلکہ نوجوانوں کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ وہ لوگوں پر نظر رکھیں اور کسی کو بلند آواز سے رونے نہ دیں۔اس کا اپنا بیٹا حنظلہ، اس کا خسر عتبہ، اس کی بیوی کا بھائی ولید اور بہت سے دیگر رشتہ دار بدر میں لقمہ اجل بن گئے تھے۔اس نے خانہ کعبہ میں جا کر قسم کھائی کہ وہ جب تک مقتولین کا بدلہ نہ لے لے گا سر میں تیل نہیں لگائے گا، نہ ہی غسل کرے گا۔شعراء نے مقتولین کے درد بھرے مرثیے لکھے۔ابولہب اپنی اسلام دشمنی کے باوجود قریش کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں نکلا تھا۔اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا تھا۔عاص اس کا مقروض تھا۔اس نے اس سے کہا کہ وہ اس کی جانب سے جنگ پر جائے تو یہ قرض معاف کر دیا جائے گا۔وہ مکہ میں جنگ کے نتائج کا بے قراری سے انتظار کر رہا تھا۔چاہِ زمزم کے قریب بیٹھا قریش کی فتح کے خواب دیکھ رہا تھا کہ کسی نے اسے بتایا کہ تمہارا بھتیجا ابوسفیان بن حارث میدانِ جنگ سے آگیا ہے۔اس نے بلند آواز سے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا اور اس سے پوچھا: "بھتیجے بتاؤ جنگ کی کیا خبر ہے؟" ابوسفیان بن حارث نے کہا: "جنگ کی کیا خبر پوچھتے ہو؟ بات کہنے کی ہے نہ سننے کی۔خدا کی قسم دشمن نے ہمیں گاجر مولی کی طرح کاٹا اور جنگ کے بعد ہمارے لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک کر قیدی بنا لیا۔ہم نے اپنے دشمنوں کے علاوہ ایک عجیب مخلوق دیکھی۔سرخ و سفید رنگ کے نوجوان ابلق گھوڑوں پر سوار زمین و آسمان کے درمیان معلق نظر آرہے تھے۔" ابوسفیان کی باتوں نے ابولہب کی کمر توڑ دی۔اس کے گرد عام لوگ جو جمع ہو گئے تھے، وہ بھی حوصلہ ہار بیٹھے۔زمزم کے قریب بنے ہوئے حجروں میں سے ایک حجرے میں ابورافع بیٹھے نیزے بنا رہے تھے۔یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔جسمانی لحاظ سے بھی کمزور تھے اور سماجی لحاظ سے بھی ان کا کوئی مرتبہ نہیں تھا۔اسلام قبول کر چکے تھے، مگر مکہ کے پرآشوب حالات کی وجہ سے اپنے اسلام کا اظہار نہ کرتے تھے۔اس وقت وہ حضرت عباس کی پناہ میں تھے اور انہی کے لئے نیزے بناتے اور انہیں سیدھا کرتے تھے۔

مسلمانوں کے خلاف نفرت کا سیلاب، ملک ایک اور تقسیم کی راہ پر!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد
رابطہ:8099695186

حکومت کفر کے ساتھ تو قائم رہ سکتی ہے مگر ظلم و ناانصافی کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتی، یہ قول دراصل خلیفہ رابع، داماد رسول حضرت علی المرتضیٰ کی جانب منسوب ہے، ہندوستان میں ان دنوں اقلیتوں اور خاص طور سے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اور جو سلوک کیا جارہا ہے، اس پس منظر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، ہندوستان بھر میں مسلمانوں کے خلاف گذشتہ کچھ برسوں سے نفرت وتعصب کی آندھی آئی ہوئی ہے اور یہ اسوقت عروج پر ہے، اب ملک میں مسلمانوں کے لئے پانی سر سے اونچا ہوتا جارہا ہے اور انھیں غلام بنانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے، یہ حقیقت ہے کہ ظلم وبربریت کے ساتھ کوئی بھی ملک زیادہ دیر تک باقی نہیں رہ سکتا اور نہ اسے ٹوٹنے سے بچایا جاسکتا ہے، آج بھارت کے جو حالات ہیں اسے سمجھنے کے لئے امریکی تھنک ٹینک کی یہ حالیہ رپورٹ پڑھئے بھارت میں مسلم مخالف نفرت انگیز تقاریر میں 74 فیصد اضافہ، مسلمان بڑا ہدف بن گئے، ایک امریکی تھنک ٹینک نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ بھارت میں ملک کی مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنانے والی نفرت انگیز تقاریر میں 2024 میں حیران کن اضافہ ہوا ہے، اس رپورٹ نے 220 ملین سے زیادہ مسلم آبادی کو اپنے مستقبل کے بارے میں بے چین کر دیا ہے، غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق انڈیا ہیٹ لیب (آئی ایچ ایل) نے ایک رپورٹ میں کہا کہ یہ خطرناک اضافہ حکمران بی جے پی اور وسیع تر ہندو قوم پرست تحریک کے نظریاتی عزائم کے ساتھ گہرا تعلق ہے، گزشتہ سال بھارت میں انتخابات کے دوران ناقدین اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے وزیراعظم نریندر مودی اور ان کی جماعت بی جے پی پر ہندو اکثریت کو متحرک کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف بیان بازی کو غیر معمولی سطح تک بڑھانے کا الزام لگایا، ناقدین کے مطابق ان بیانات کا مقصد ہندو اکثریت کو متحرک کرنا تھا، مودی نے اپنی ریلیوں میں مسلمانوں کو 'گھس پیٹھیا' (درانداز) کہا اور یہ دعویٰ کیا کہ اگر اپوزیشن جماعت کانگریس اقتدار میں آئی تو وہ ملک کی دولت مسلمانوں میں تقسیم کر دے گی، آئی ایچ ایل کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنانے والی نفرت انگیز تقاریر کے واقعات کی تعداد 2023 میں 668 سے بڑھ کر 2024 میں 1165 ہوگئی، جس میں حیرت انگیز طور پر 74.4 فیصد اضافہ ہوا، رپورٹ کے مطابق 98.5 فیصد نفرت انگیز تقاریر میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا، جن میں سے دوتہائی سے زیادہ واقعات بی جے پی یا اس کی اتحادی حکومتوں کے زیر کنٹرول ریاستوں میں پیش آئے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چونکہ 2024 عام انتخابات کا سال تھا اس لئے اس نے نفرت انگیز بیانات کے رجحانات کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا، تحقیق کے مطابق 98.5 فیصد نفرت انگیز تقاریر مسلمانوں کے خلاف کی گئیں اور ان میں سے دوتہائی سے زائد بیانات ان ریاستوں میں دیئے گئے جہاں بی جے پی یا اسکے اتحادیوں کی حکومت ہے، رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ سب سے زیادہ خطرناک اضافہ ان تقاریر میں ہوا جن میں عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کی حمایت کی گئی، رپورٹ کے مطابق بی جے پی رہنماؤں نے 450 سے زائد نفرت انگیز تقاریر کیں، جن میں سے 63 خود مودی کی تھیں، رپورٹ میں کہا گیا کہ مسلمانوں کو خاص طور پر ہندوؤں اور بھارتی قوم کے لئے حقیقی خطرے کے طور پر پیش کیا گیا اور سب سے زیادہ خطرناک اضافہ ان تقاریر میں ہوا جن میں عبادت گاہوں کو منہدم کرنے کی حمایت کی گئی، ہندو بالا دستی کے حامیوں نے مسلمانوں سے مذہبی مقامات واپس لینے کے مطالبے کو مزید شدت دی، یہ رجحان اسوقت مزید بڑھ گیا جب وزیراعظم مودی نے گزشتہ سال کے انتخابات سے قبل ایودھیا میں عظیم الشان رام مندر کا افتتاح کیا، یہ مندر اس جگہ تعمیر کیا گیا ہے، جہاں صدیوں پرانی بابری مسجد موجود تھی، جسے ہندو شدت پسندوں کے ہجوم نے 1992 میں شہید کر دیا تھا، انڈیا ہیٹ لیب کے تجزیے کے مطابق نفرت انگیز مواد پھیلانے کے لئے فیس بک، یوٹیوب اور ایکس سب سے بڑے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز رہے اور انتخابات کے دوران بی جے پی کے بڑے رہنماؤں کی 266 اقلیت مخالف نفرت انگیز تقاریر کو یوٹیوب، فیس بک اور ایکس پر بیک وقت پوسٹ کیا گیا، یہ تقاریر بی جے پی اور اسکے رہنماؤں کے آفیشل اکاؤنٹ کے ذریعے شیئر کی گئیں، انڈیا ہیٹ لیب، واشنگٹن میں قائم سینٹر فار دی اسٹڈی آف آرگنائزڈ ہیٹ (سی ایس او ایچ) کا حصہ ہے، جو ایک غیر منافع بخش تھنک ٹینک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کثرت میں وحدت کا وہ خوبصورت چمن ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ اپنی تہذیب، ثقافت اور زبانوں کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برسہابرس سے مل جل کر رہتے آئے ہیں، اس ملک کا عظیم ورثہ گنگا جمنی تہذیب ہے جو نہ صرف ہندو اور مسلم ثقافتوں کے حسین امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے، بلکہ اس کی جڑیں اس ملک کی صدیوں پرانی تاریخ میں بھی پیوست ہیں لیکن بدقسمتی سے حالیہ برسوں میں کچھ طاقتیں اس گنگا جمنی تہذیب کی فطری ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی مسلسل کوششیں کررہی ہیں، حکمران پارٹی کے قائدین کی جانب سے آئے دن کچھ نہ کچھ اشتعال انگیزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف ملک بھر میں نفرت کے ماحول کو گرم کرنے کی سازشوں کا سلسلہ معمول کی بات بن چکی ہے، خاص طور پر عیدوں اور تہواروں کے موقع پر مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کرنا اب عام ہوگیا ہے، جس کی ایک تازہ مثال ہولی تہوار بھی ہے، ہولی کے موقع پر مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہم چلانا اور برادران وطن کو ان کے خلاف اکسانے والے بیانات دینا ایک انتہائی افسوس ناک اور غیر جمہوری عمل ہے، آج کے دور میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور یکجہتی نفرت کی بھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مسلمانوں کے خلاف نفرت کا سیلاب ملک کو ایک اور تقسیم کی جانب لے جارہا ہے، ایک وقت تھا جب وطن عزیز میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ ایک دوسرے کے تہواروں میں شریک ہوتے اور ایک دوسرے کے عقائد کا احترام

کرتے تھے، ہندو مسلم کے فرق سے بالاتر ہوکر لوگ دیوالی، ہولی اور دیگر مذہبی تہواروں میں شریک ہوتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشیاں بانٹتے تھے، محبت کے رشتے کو مضبوط کرتے تھے لیکن آج یہ سب ماضی کی یادیں بن کر رہ گئے ہیں، ہندوستان میں مختلف تہوار اور رنگ برنگی تہذیبیں صرف مذہبی مواقع نہیں تھے بلکہ یہ باہمی تعلقات کو مضبوط کرنے کا اہم ذریعہ تھے، ایک دوسرے کے مذہبی وثقافتی معاملات کا احترام کرنا ہماری قدیم روایات کا حصہ تھا، ان تہواروں کے دوران ایک دوسرے کے ساتھ مسکراہٹیں اور خوشیاں بانٹنا ہماری جمہوریت اور ثقافت کی خوبصورتی تھی جسے اب بالکل ختم کر دیا ہے، اتر پردیش سے لے کر اترا کھنڈ، مدھیہ پردیش اور بہار سے لے کر دلی، گجرات اور مہاراشٹر تک ہر جگہ تعصب، تنگ نظری اور اقلیتوں کے خلاف نفرت انگیز بیانیے کا سیلاب پورے ملک میں جاری ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کو ہراساں کرنا اور ان کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ہے، بی جے پی حکومت کی سربراہی میں اقلیتوں اور مسلمانوں کے ساتھ جو رویہ اپنایا جارہا ہے وہ ریاست کے آئینی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے، یوپی کے وزیراعلیٰ یوگی کی قیادت میں پولیس اور انتظامیہ کا طرز عمل بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری کے طور پر دیکھا جارہا ہے، سنبھل کے پولیس افسر کا یہ کہنا کہ جو لوگ ہولی کے رنگوں سے پریشان ہیں وہ گھروں میں رہے، ایک سرکاری عہدے دار کے لئے انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور اشتعال انگیز بیان ہے، اس کا مقصد مسلمانوں کو یہ باور کروانا ہے کہ انہیں اپنی مذہبی آزادی کے اظہار کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ نہیں دی جا سکتی، یوپی کے وزیر گھوراج سنگھ کا یہ بیان کہ مسلمان مرد ہولی کے دوران ترپال کے حجاب پہنیں، اتر پردیش کے بلیا میں کیتکی سنگھ کا یہ بیان کہ مسلمانوں کے لئے میڈیکل کالج میں علیحدہ عمارت ہونی چاہئے، ایک نئی قسم کی تفریق اور نسلی عصبیت کو جنم دیتا ہے جو درحقیقت مذہبی ہم آہنگی کو ختم کرنے اور تقسیم کی خلیج کو گہرا کرنے کی دانستہ کوشش ہے، بلیا کے بانس ڈیہہ سے خاتون رکن قانون ساز اسمبلی کا یہ بیان واضح کرتا ہے کہ بی جے پی حکومت کے نمائندے علیحدگی پسندانہ نظریات کو فروغ دینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے، یہ محض زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ ایک خطرناک رجحان کی نشاندہی کرتا ہے جسکے نتائج نہایت بھیانک ہوسکتے ہیں، اتر پردیش میں جس طرح مسلمانوں کے خلاف زہر اگلا جارہا ہے وہ ایک ایسی سیاسی حکمت عملی کا حصہ ہے جو اقلیتوں کو دبانے اور انہیں بے یار ومددگار بنانے کے ایجنڈے پر کاربند ہے، یوگی حکومت نے متعدد مواقع پر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اکثریتی طبقے کے انتہاپسند عناصر کو خوش کرنے کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے، بی جے پی کا ایجنڈا صرف سیاسی فائدے کے لئے مذہبی منافرت کو ہوا دینا ہے، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی پولیس افسر یا کوئی وزیر اقلیتوں کے خلاف متعصبانہ بیان دیتا ہے تو حکومت اسے خاموش کروانے کے بجائے اس کے دفاع میں کھڑی ہوجاتی ہے، سنبھل پولیس افسر کا بیان اور یوگی آدتیہ ناتھ کا اس کی حمایت کرنا اسی پالیسی کا تسلسل ہے، مسلمانوں کو گھروں میں قید کرنے اور انہیں ان کی مذہبی آزادی سے محروم کرنے کی کوشش درحقیقت ایک ایسے ماحول کی تیاری ہے جہاں مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر کمزور کیا جاسکے یہ معاملہ محض زبانی بیانات تک محدود نہیں بلکہ ان کے عملی اثرات بھی مرتب ہورہے ہیں مختلف علاقوں میں مساجد کے اماموں کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے نماز جمعہ کے اوقات میں تبدیلی کریں تاکہ ہولی کی رنگ ریلیاں بے روک ٹوک جاری رہ سکیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ملک کا آئین تمام شہریوں کو مساوی حقوق فراہم کرتا ہے تو پھر ایک مخصوص طبقے سے یہ مطالبہ کیوں کیا جارہا ہے کہ وہ اپنے مذہبی فرائض کو ثانوی حیثیت دے اگر یہی رویہ برقرار رہا تو مستقبل میں کیا کوئی بھی اقلیتی کمیونٹی اپنے مذہبی آزادی کو محفوظ سمجھ سکے گی؟ مسئلہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ اس طرز حکمرانی سے پورے ہندوستانی سماج کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہوچکا ہے، اگر آج مسلمانوں کو الگ کالج، الگ ہسپتال، الگ لباس، اور الگ عبادات کے اصول تھوپے جارہے ہیں تو کل کسی اور اقلیت کو نشانہ بنایا جائے گا، ہندوستانی معاشرے میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے بیانات پر سخت قانونی کارروائی کی جائے مگر جب ریاستی حکومت خود ان نظریات کو ہوا دے رہی ہو تو عدل وانصاف کی امید رکھنا محض خام خیالی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ بھارت میں مسلمان ایک معاہدے کے تحت ہے، اس ملک میں دیگر قوموں کے ساتھ مسلمانوں کا اشتراک ایک معاہدے کی حیثیت رکھتا ہے، اسی معاہدے کے نتیجے میں بھارت کا سیکولر دستور مرتب کیا گیا، آزادی کے بعد جب یہ ملک تقسیم ہوا تو اسوقت مسلم لیڈران نے اندیشے ظاہر کئے تھے لیکن ہم سے کہا گیا اور وعدہ کیا گیا کہ اس ملک میں آپ کو مکمل آزادی حاصل ہوگی، آپ بلا روک ٹوک اپنے مذہب پر عمل کرتے ہوئے زندگی گذار سکیں گے، تمام بنیادی حقوق آپ کو حاصل ہونگے، لیکن آج ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ نہ یہاں مسلمانوں کو انصاف مل رہا ہے نہ آزادی مل رہی ہے، نہ دستور میں دیئے گئے حقوق مل رہے ہیں ایسے میں ہمارے پاس کونسا راستہ بچتا ہے؟ ملک کے حالات جب اتنے سنگین ہوچکے ہیں تو پھر یہاں مسلمانوں کا مستقبل کیا ہے؟ ملک کی جو حقیقت ہے اسے تسلیم کرنا پڑے گا، جب غریب اور امیر کے لئے الگ الگ نظام ہو، ملک میں عدل وانصاف کا جنازہ نکالا جارہا ہو، عدل فروخت ہونے لگے، انصاف عنقاء ہوجائے لوگوں کا اعتماد عدلیہ سے ختم ہونے لگے تو ہمیں یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ ملک انتہائی مشکل حالات سے گذر رہا ہے، دانشور، سمجھدار اور سنجیدہ لوگوں کو ضرور ان حالات کا جائزہ لیکر اسکا سدباب کرنا چاہئے تاکہ ملک متحد اور مضبوط رہے، آج جب مسلم تنظیمیں وقف بل کے خلاف آواز اٹھا رہی ہیں اور تحریک چلارہی ہیں تو انھیں پوری قوت کے ساتھ یہ سوالات بھی اٹھانا چاہئے، بھارت کی عدلیہ اور سول سوسائٹی پر بھی یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس بڑھتی ہوئی فسطائیت کے خلاف مضبوط آواز اٹھائیں اور اقلیتوں کو تحفظ فراہم کریں، اگر اس روش کو نہ بدلا گیا اور اس میں سدھار نہ لایا گیا تو ملک کو ایک اور تقسیم سے کوئی نہیں روک سکتا، اس طرح کی چیزیں ملک کے جمہوری ڈھانچے کو کھوکھلا اور منتشر کر دے گی اور وہ ہندوستان جو کبھی اپنے سیکولرازم اور کثرت میں وحدت پر فخر کرتا تھا ایک تنگ نظر اور انتہا پسند ریاست میں تبدیل ہو جائے گا، بھارت کے لوگوں کو یہ یاد رکھنا ہوگا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی گنگا جمنی تہذیب میں ہے جہاں ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر احترام اور محبت کے ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے تہواروں میں شرکت کرتے ہیں یہی ہندوستان کا حقیقی چہرہ ہے، اگر یہ سب ختم ہوگیا تو یہ ملک کی بڑی بدقسمتی ہوگی اور پھر ملک کے مستقبل کی کوئی گارنٹی نہیں دی جاسکتی ہے، مسلمان اگر زندہ قوم ہے تو پھر انھیں پوری مضبوطی کے ساتھ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم ابھی زندہ ہیں اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے سرگرم بھی۔ (مضمون نگار، معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

توہین مسلمانوں کی نہیں ہوئی، ہندستان اور ہندو مذہب کی شاندار روایات کی ہوئی ہے

عبیداللہ ناصر

ہولی اور رمضان نہ پہلی بار ایک ساتھ پڑے ہیں، اور نہ ہی ہولی اور جمعہ۔ صدیوں سے اس ملک میں اس طرح کے مواقع آتے رہے ہیں اور عوام نے خود ہی اپنی فہم وفراست سے خوش اسلوبی کے ساتھ تمام معاملات نمٹا لئے۔ کبھی کبھار اکا دکا ناخوشگوار واقعات ہوئے بھی تو یا تو علاقہ کے سنجیدہ لوگوں نے باہمی بات چیت سے معاملہ نمٹا دیا یا کبھی کبھار انتظامیہ کو مداخلت کرنی پڑی۔ یہ ایک فطری بات تھی کیونکہ پرانی کہاوت ہے کہ جہاں 4 برتن ہوں گے وہاں کھڑکنے کی آواز آئے گی ہی۔ ہم نے اپنے ہی یہاں یہ منظر دیکھا ہے کہ ہولی جمعہ کے دن پڑی تو مسجد کے باہر ہولیارے رنگ لیے بیٹھے ہیں۔ نمازی نکلے اور ہولیاروں سے سلام دعا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ لیکن میرے والد مرحوم کو ہولیارے یونہی نہیں جانے دیتے تھے۔ پاپا بھی سب سے ملتے عبیر گلال ماتھے پر لگا دیا جاتا۔ پھر وہ ہنستے ہوئے گھر آتے اور چہرہ صاف کر لیتے تھے۔ اس سے پہلے رات کو جب ہولی جلائی جاتی تھی تو ہولیارے پھاگن گیت گاتے تھے اور نام لے لے کر ہمارے گھر والوں کو تک بندی میں گالی دیتے تھے، اور وہی ہولیارے شام کو انعام لینے بھی آتے تھے۔ اس دن اتنا کھانا پوری، کچوری، گجیا وغیرہ گھر آجاتا تھا کہ گھر والوں سے زیادہ گھر کے جانوروں بیل، گائے، بھینس وغیرہ کی دعوت ہوجاتی تھی۔ سبھی مذاہب کے تہواروں پر آپس میں خوشیاں بانٹنے کا یہ سلسلہ ہندوستان کی شناخت رہی ہے۔ لیکن ہندوستان کی یہ شناخت نظر بد کا شکار ہوگئی معلوم ہوتی ہے۔ ہر گزرتے ہوئے ماہ وسال میں حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ مگر اس سال تو حد ہی ہوگئی کہ اتر پردیش کے کئی شہروں میں مسجدوں کو ترپالوں سے ڈھکنا پڑا۔ اس ملک کے لئے اس سے زیادہ شرمناک منظر اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ عمل صرف ہندوستان کی شناخت کو ملیامیٹ نہیں کر رہا ہے، بلکہ یہ ہندو مذہب کی اصل شناخت 'سرو دھرم سمبھاؤ' (ہر مذہب کی عزت)، 'واسودیو کٹمبکم' (ساری دنیا ایک کنبہ ہے)، باہمی رواداری، امن پسندی، امن بقائے باہم کو بھی شرمندہ کر رہا ہے۔ کوئی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہندو مذہب دنیا کا سب سے زیادہ لبرل مذہب ہے، جو ہر نظریہ، ہر سوچ وفکر کو سمو لینے کی بے مثال صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں کسی بھگوان کو ماننے والا بھی ہندو ہوتا ہے اور اسے نہ ماننے والا بھی۔ پوجا پاٹھ کرنے والا بھی ویسا ہی ہندو ہوتا ہے اور نہ کرنے والا بھی اتنا ہی ہندو ہوتا ہے۔ لیکن آر ایس ایس نے اس کی شناخت بگاڑ دی ہے۔ بقول آنجہانی وزیر اعظم وی پی سنگھ "ہندو مذہب ایک نرم وملائم زرخیز مٹی جیسا ہے، جس میں ہر طرح کے گل بوٹے کھلتے ہیں، مگر آر ایس ایس اس مٹی کو تپا کر اینٹ بنا رہا ہے، جس سے مسلمانوں کا سر پھوڑا جاسکے۔ آر ایس ایس صرف ہمارے آئین کی ہی مخالف نہیں ہے، وہ ہندو مذہب کی اصل شناخت کی بھی دشمن ہے۔" ہندستان میں 2014 یعنی 'مودی یگ' کے آغاز سے بہت کچھ بدل گیا ہے، جس کی سب سے بڑی مار مسلمانوں پر پڑ رہی ہے۔ دراصل مودی کی شناخت ہی گجرات کے مسلم کش فسادات اور گجرات میں ان کی حکومت کی کھلی مسلم دشمنی سے ہے۔ آر اس اس کی 100 سالہ محنت ولگن اور جہد مسلسل سے مسلمانوں کے خلاف بویا گیا زہر کا بیج ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ سونے پر سہاگہ اسے ایسی حکومت کی سرپرستی مل گئی جس نے میڈیا اور عدلیہ سمیت سبھی آئینی اداروں پر آکٹوپس جیسی گرفت بنالی ہے۔ مودی کی دیکھا دیکھی ہر سیاسی لیڈر کو لگنے لگا کہ آج ہندوستانی سیاست میں آگے بڑھنے کا سب سے کامیاب تیر بہدف نسخہ مسلم دشمنی ہے، اور پھر جیسے اس کی مقابلہ آرائی شروع ہوگئی۔ ویسے تو اس میدان میں ایک سے ایک قابل کھلاڑی کود ے، یہاں تک کہ نام نہاد سیکولر پارٹیوں سے اپنی برسوں پرانی وابستگی اور وہاں ملنے والے عہدوں وترقیوں وغیرہ کو بھول کر بھگوا بریگیڈ میں شامل ہوگئے لیکن ان سب سے آگے نکل گئے اتر پردیش کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ۔ ان کا پس منظر پہلے ہی جارحانہ فرقہ پرستی سے ہی عبارت رہا ہے اور اب انہوں نے کھلے عام 'ٹھونک دو'، 'مٹی میں ملا دو' جیسے احکام دے کر اتر پردیش کی سرزمین کو قتل گاہ بنا دیا۔ ویسے تو اس کا شکار بہت سے غیر مسلم بھی ہوئے لیکن سب سے زیادہ اور آبادی کے تناسب سے سرفہرست مسلمان ہی ہیں۔ یوگی کی اس بارے میں تعریف کی جانی چاہیے کہ وہ اپنی کھلی فرقہ پرستی اور جانبداری کو چھپاتے نہیں، بلکہ تمام آئینی اصولوں اور آئین ہند سے وفاداری اور اس پر عمل کرنے کے حلف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کھل کے فرقہ وارانہ کارڈ کھیلتے ہیں، کھل کر مسلم دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے مکانوں پر بلڈوزر چلوا کر انہوں نے اپنی امیج 'بلڈوزر بابا' کی بنالی اور یہ ان کا برانڈ بھی بن گیا۔ اتر پردیش سے باہر بھی یہ برانڈ سنگھی ہندوؤں میں اتنا مقبول ہوا کہ دوسری ریاستوں میں بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ بھی اس کی ہی نہیں بلکہ کھلے عام فرقہ وارانہ کارڈ کھیلنے کے ساتھ ساتھ کٹر ہندو نوجوانوں کو کھل کر مسلمانوں سے دشمنی نکالنے کی چھوٹ دینے کی تقلید کرنے لگے۔ آج ہر بی جے پی حکمراں ریاستوں میں مسلمانوں کی جان ومال، عزت وآبرو کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ بقول رکن پارلیمنٹ عمران مسعود مسلمان گھر میں رہے تو سنگھی لمپٹ مار دیتے ہیں، اور گھر سے باہر نکلے تو پولیس مار دیتی ہے۔ مسجدیں، درگاہیں، خانقاہیں، مدارس وقف املاک...... کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ کہیں بھی کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کچھ بھی ہوسکتا ہے، اور پولیس الٹے انھیں کو ملزم بنا کر جیل میں ٹھونس سکتی ہے۔ نازی جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا تھا، وہ سب آج ہندوستان میں ان ریاستوں میں ہو رہا ہے جہاں بی جے پی کی حکومتیں ہیں۔

حق وانصاف کے علمبردار بنئے

شجاعت اور نرم خوئی سے اپنے مخالف کا مقابلہ کیجئے

ازقلم: عبدالعزیز

آج ہم جن حالات سے پوری دنیا میں، اپنے ملک میں یا اپنی ریاست میں گذر رہے ہیں اس میں ضروری ہے کہ ہم اپنے اندرونی حالات کا سختی اور انصاف پسندی کے ساتھ جائزہ لیں اور قرآن وسنت کی روشنی میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ ہمارے اندر جب تک اندرونی تبدیلی پیدا نہیں ہوگی اس وقت کسی چھوٹی یا بڑی تبدیلی کی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی۔ میرے نزدیک اندرونی چیلنج: بیرونی چیلنج سے کم سنگین یا کم اہم نہیں ہیں لہٰذا ہم پہلے اندرونی تبدیلی کی بات کریں گے۔ اخلاق کی بلندی: اندرونی تبدیلی کرنے کیلئے تین پہلو ضروری ہیں۔ حالات چاہے آسان ہوں یا مشکل، سازگار ہوں یا ناسازگار، ہمیں اپنے طرز عمل کو قابو میں رکھتے ہوئے اپنے ذہنی شعور اور اس کی ارتقاء کے ساتھ اخلاق وکردار کی بلندی کی چھونا چاہئے، ہم کسی حالت میں بھی ردعمل (Reaction) کا شکار نہ ہوں۔ عفو ودرگذر کا طریقہ اپنائیں جیسا کہ اللہ کا حکم ہے۔ (حم السجدہ، آیت۔ 34) "تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ تمہارا جگری دوست بن گیا" اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات میں یہ بات نمایاں طور پر ہے کہ نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں یعنی بظاہر ہمارے مخالفین بدی کا کیسا ہی خوفناک طوفان اٹھائے ہوں جس کے مقابلہ میں نیکی عاجز اور بے بس ہوتی ہو لیکن بدی بجائے خود اپنے اندر کمزوری رکھتی ہے جو آخر کار اسکا بھٹہ بیٹھا دیتی ہے۔ اس کے برعکس نیکی خود ہی ایک طاقت ہے جو دلوں کو مسخر کرتی چلی جاتی ہے آدمی خواہ کتنا ہی بگڑا ہوا ہو، اپنے دل میں اسکی قدر محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر جب نیکی اور بدی آمنے سامنے مصروف پیکار ہوں اور کھل کر دونوں کے جوہر پوری طرح نمایاں ہوجائیں ایسی حالت میں تو ایک مدت کی کشمکش کے بعد کم ہی لوگ باقی رہ سکتے ہیں جو بدی سے متنفر اور نیکی کے گرویدہ نہ ہوجائیں۔ قرآن میں بیان کیا گیا ہے کہ بدی کا مقابلہ محض نیکی سے نہیں بلکہ اس نیکی سے کرو جو بہت اعلیٰ درجہ کی ہو یعنی کوئی تمہارے ساتھ برائی کرے اور تم اس کو معاف کر دو تو یہ محض نیکی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی نیکی یہ ہے کہ جو تم سے برا سلوک کرے تو موقع آنے پر تم اس کے ساتھ احسان کرو۔ اس کا نتیجہ یہ بتایا گیا ہے کہ بدترین سے بدترین دشمن بھی آخر کار جگری دوست بن جائیگا۔ یقینا کچھ خبیث قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو ان پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ منافقت سے دوری: دوسری اہم بات یہ ہے کہ کسی چیز پر جب ہم خود نہ عمل کر رہے ہوں تو دوسروں کو اسکی طرف کیسے بلائیں جو خود نہیں کرتے وہ ہدایت نہ کرینگے اس سلسلہ میں بھی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ "جو نہیں کرتے ہو وہ کیوں کہتے ہو"۔ فیض احمد فیض کمیونسٹ تھے مگر ان کی سنئے

ہم شیخ نہ لیڈر، نہ مصاحب نہ صحافی
جو خود نہیں کرتے وہ ہدایت نہ کرینگے

ذمہ داریاں: تیسرا اہم پہلو یہ کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر جو اہم ذمہ داریاں ہم پر ڈالی گئی ہیں ان ذمہ داریوں کو کماحقہ ہم پورا کریں۔ اس میں تعمیر ذات، اہل وعیال کی تعلیم وتربیت، معاشرہ کی اصلاح وترقی کے کاموں کیلئے اللہ اور رسولؐ کی طرف سے زبردست تاکید کی گئی ہے اور اس ذمہ داری کو پورا نہ کرنے پر عذاب الٰہی سے دوچار ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ خود غور کیجئے کہ اگر ہم اپنی ذات کے مطالبہ نہ پورے کر رہے ہوں اپنے گھر کی ذمہ داری نہ نباہ رہے ہوں اپنے معاشرے کا حق ادا نہ کر رہے ہوں تو کیسے ہم دوسروں کو مخاطب کر سکتے ہیں خواہ وہ جماعت ہو یا حکومت۔ ہم جیسے جیسے اپنی کوتاہیوں پر غور کرتے اور اپنی خامیوں پر نظر کرتے جائیں گے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں گے تو یہ چیلنج جو اندرونی ہے۔ بہت بڑا اور اہم نظر آئے گا اسلئے ہمیں اسکا مقابلہ سب سے پہلے کرنا چاہئے۔ بیرونی چیلنج: دوسرا چیلنج جو بیرونی ہے اس کا ذکر ہم اکثر وبیشتر کرتے رہتے ہیں اس کا مقابلہ کرنے سے ہم کیوں قاصر ہیں اس پر اچھی طرح سے غور وفکر کرنا چاہئے۔ ہم نے اس پر بہت غور کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ مسلمان ہر وقت اور ہر گھڑی صرف اپنے مسائل پر غور وفکر کرتا ہے اور تھوڑی بہت چیخ وپکار بھی کرتا ہے وہ بھی بے ڈھنگے طریقہ سے، ہلکے پھلکے انداز سے جس کا اثر حکومتوں پر بالکل نہیں ہوتا۔ سارے انسانوں کے مسائل ہمارے مسائل: اگر ہم اس روش کو بدل دیں اور قرآن وحدیث سے رہنمائی حاصل کریں تو اس سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ سارے انسانوں کے مسائل ہمارے مسائل ہیں ہمیں سارے مسائل کے حل کیلئے غور وفکر کرنا چاہئے۔ غربت، افلاس، جہالت، بیماری یہ سب کے مسائل ہیں۔ ان کو حل کرنے کیلئے ہم سب سے زیادہ اگر سرگرم عمل ہوجائیں تو ہمارے مسائل جسے فرقہ وارانہ نقطہ نظر سے دیکھا جاتا ہے اس میں ایک حد تک کمی واقع ہوجائے گی اور ہماری سیاسی وقعت اور وزن غیروں کی نظر میں جو کچھ بھی نہیں ہے وہ بھی بڑھ جائے گی۔ یہ کام کیسے ہوگا اسکی بھی رہنمائی نہایت واضح انداز میں قرآن مجید میں اور اللہ کے رسول ﷺ کے ارشادات گرامی میں موجود ہے۔ جو بات ہم بتانے جارہے ہیں یہ خود اتنا بڑا اور اہم موضوع ہے کہ اس پر کافی روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سبق کو مسلمان بھلا چکے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے اس سبق کو یاد دلانے کی بھرپور کوشش کی تھی ان کی بات ہم بعد میں کہیں گے اللہ کی بات سنئے اس نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ کونوا قوامین بالقسط...... عدل وانصاف کے علمبردار بنو۔ ضرورت ہے کہ سب سے پہلے ہم عدل وانصاف کو اپنے اوپر لاگو کریں۔ ہم اپنی زندگیوں کو عدل وانصاف کے مطابق ڈھالیں پھر اپنے معاشرے کی تعمیر اس کی بنیاد پر قائم کریں۔ مسلمانوں کو خاص طور پر جاننا چاہئے کہ عدل وانصاف وہ بنیادی مقصد ہے جس کیلئے انبیاء کرامؑ دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: "ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا ہم نے کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔" دوسری جگہ کچھ اس طرح ہے: "اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم عدل وانصاف کے علمبردار بنو اور اللہ کے واسطے گواہ بنو چاہے اس گواہی یا انصاف کی زد تمہارے والدین یا تمہارے رشتہ داروں پر پڑتی ہو" ایک دوسرے مقام پر کتنی پیاری اور اونچی بات کہی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں: "اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم اللہ کیلئے کھڑے ہو جاؤ انصاف کے گواہ بنو اور تمہیں کسی دوسری قوم کی دشمنی اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو یہی تقویٰ اور پرہیزگاری کے قریب ترین چیز ہے۔" نبی کریم ﷺ کی بات بھی سماعت فرمائیے: "ان لوگوں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا اس کے عرش کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا۔ امام عادل بھی ہوگا وہ حکمراں جو عدل وانصاف میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ ہے اسی طرح وہ لوگ جن کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں وہ ہیں جو عدل وانصاف کو اپنی زندگی میں ڈھالتے ہیں" انہی فرمودات کو پڑھ کر علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کی تھی

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا شجاعت کا......
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

آخری بات یہ کہنا چاہوں گا کہ قیام عدل کیلئے معاہداتی سیاست کی بھی ضرورت ہے جیسے دوسری کمیونٹی یا دوسرے طبقہ والے معاہدہ یا alliance کے ذریعہ اپنی وقعت اور حیثیت بڑھا رہے ہیں ہمیں بھی اس فارمولے یا پالیسی کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ کیرالہ میں اس کے نتائج اچھے ہیں جہاں کیرالہ کی طرح مسلم آبادی ہے وہاں یہ تجربہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسے ہماری ریاست مغربی بنگال میں یہ تجربہ ماضی میں آزادی کے بعد چند مہینوں کیلئے کیا گیا تھا نتائج اچھے نظر آئے۔ بغل کی ریاست میں بھی ہماری آبادی قابل لحاظ ہے وہاں بھی ایسے مواقع ہیں مگر ہماری کوششوں اور تقریروں سے خواہ وہ سماجی ہوں یا سیاسی فرقہ واریت یا فرقہ وارانہ ماحول کو تقویت نہ پہنچے اسکا خاص خیال رکھنا ہوگا۔ فرقہ وارانہ ماحول یا فرقہ واریت سے مسلم اقلیت کو سب سے بڑا اور سنگین نقصان پہنچتا ہے جو لوگ ہمارے اندر فرقہ واریت کا ماحول پیدا کرتے ہیں خواہ اندر یا باہر وہ ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں ہمیں ان دشمنوں سے سب سے پہلے مقابلہ کرنا ہوگا۔

روزنامہ
ناندیڑ ٹائمز
NANDED TIMES URDU DAILY

ناندیڑ ضلع پریشد کے ۲۲ رکروڑ روپئے کے بجٹ کو منظوری

ناندیڑ۔ ۱۷ رمارچ (نامہ نگار): ناندیڑ ضلع پریشد کے یشونت راؤ چوہان ہال میں آج چیف آفیسر مینل کرن وال کی نگرانی میں بجٹ اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر ضلع پریشد کے چیف اکاؤنٹ آفیسر چناسر نے جاریہ سال ۲۰۲۵-۲۰۲۴ کا ترمیم شدہ اور آئندہ سال یعنی ۲۰۲۶-۲۰۲۵ کا مجوزہ بجٹ پیش کیا۔ نئے سال کے ۲۲ رکروڑ ۲۶ رلاکھ روپے کے بجٹ کو ضلع پریشد کے چیف آفیسر مینل کرن وال نے آج منظوری دی۔ ضلع پریشد کے مختلف محکموں کے لیے اس بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے اور ساتھ ہی مختلف ترقیاتی کاموں کے لیے بھی فنڈ مختص کیا گیا ہے۔

ناندیڑ میں اورنگ زیب قبر کے خلاف بجرنگ دل کا احتجاج

ناندیڑ۔ ۱۷ رمارچ (نامہ نگار): خلد آباد میں موجود مغل حکمراں اورنگ زیب کی قبر کا نام ونشان مٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے بجرنگ دل نے آج ناندیڑ کلکٹر آفس کے روبرو احتجاج کیا۔ اس موقع پر بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد اور بی جے پی کے لیڈرس بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ناندیڑ کلکٹر آفس کے روبرو بجرنگ دل اور مذکورہ تنظیموں کے ذمہ داروں نے نعرہ بازی کی اور اورنگ زیب کی قبر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہا کے حکومت کو چاہیے کہ وہ فوری اورنگ زیب کی قبر کا نام ونشان مٹادیں نہیں تو بابری مسجد کی طرح کارسیوک وہاں پر حملہ کرکے اس قبر کا نام ونشان مٹادینے کے لیے تیار ہے۔

ناگپور میں کے احتجاج کے دوران سنگ باری، آتشزدگی، دو طبقات میں جھڑپ، پولس ملازمین بھی زخمی، حالات قابو میں

ناگپور۔ ۱۷ رمارچ (ایجنسیاں): آج مہاراشٹرا بھر میں بجرنگ دل نے اورنگ زیب کی قبر خلد آباد سے نکال پھینکنے کے نام پر احتجاج کا اعلان کیا تھا۔ بجرنگ دل نے ریاست بھر میں اورنگ زیب کے خلاف احتجاج کیا۔ ناگپور کے محل علاقہ میں چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمہ کے روبرو دوپہر کے وقت بجرنگ دل کی جانب سے اورنگ زیب کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا اور اس دوران مسلمانوں کے خلاف نعرہ بازی کی گئی اور ناقابل برداشت نعرے لگائے گئے تھے۔ وہاں کے کچھ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد مقامی مسلمانوں نے گنیش پیٹھ پولس اسٹیشن پہنچ کر مسلمانوں کے خلاف نعرہ بازی کرنے والے بجرنگ دل کارکنان پر کاروائی کرنے کی شکایت دی تھی۔ اسی دوران یہ بات سامنے آئی کہ بجرنگ دل کے کچھ لوگوں نے ایک مقدس کتاب کو آگ لگائی جس کے بعد مسلمانوں میں غم وغصہ پھوٹ پڑا۔ بتایا جارہا ہے کہ پولس اسٹیشن میں شکایت درج کرانے پہنچے مسلم ہجوم کو دیکھ کر بجرنگ دل کے کارکنان بھی وہاں پہنچ گئے تھے اور شام کے وقت دونوں گروپ آمنے سامنے آگئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے نعرہ بازی شروع ہوئی اور سنگ باری کا واقعہ پیش آیا۔ بگڑتے حالات کو دیکھتے ہوئے پولس نے لاٹھی چارج کیا اور پھر آنسو گیس کے گولے برسائے۔ کچھ ہی دیر میں حالات مزید بگڑ گئے اور سڑکوں پر کئی گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ ناگپور کے محل کوتوالی، گنیش پیٹھ، چٹنس پارک علاقہ میں فساد پھوٹ پڑا تھا۔ دونوں ہی فرقہ کے افراد ایک دوسرے پر سنگ باری کرنے لگے تھے۔ اس دوران کئی دکانوں کو اور مکانات کو نشانہ بنایا گیا اور سنگ باری کی گئی۔ سڑکوں پر موجود گاڑیوں کو نذر آتش کیا گیا۔ سینٹرل ناگپور علاقہ میں افطار کے بعد حالات سنگین بن چکے تھے اور پولس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کر کے آنسو گیس کے شیل برسائے۔ بتایا جارہا ہے کہ ہندوتوا دی تنظیموں نے آج اورنگ زیب کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے پرامن ماحول کو بگاڑ دیا جس کے بعد دونوں ہی فرقہ کے لوگ آمنے سامنے آگئے۔ کچھ میڈیا رپورٹ میں کہا گیا کہ محل علاقہ کے گاندھی گیٹ کے پاس ایک مذہبی مقام کی چادر اور وہاں پر لگے ہوئے پرچم کو نذر آتش کیا گیا۔ نعرہ بازی کے بعد مسلمانوں میں شدید ناراضگی پھیل گئی تو کچھ لوگوں نے میڈیا پر دعویٰ کیا کہ مسلمانوں کی مذہبی کتاب کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی وجہ سے حالات بے قابو ہوئے ہیں۔ فساد جیسے حالات پیدا ہونے کے بعد پولس کمشنر رویندر سنگھل، نثار تانبولی اور پولس کے دیگر افسران محل علاقہ اور سینٹرل ناگپور علاقہ میں بھاری جمعیت کے ساتھ پہنچ گئے۔ پولس نے لاٹھی چارج کیا اور ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے شیل برسائے۔ پولس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور پرامن ماحول برقرار رکھنے کے لیے انتظامیہ کا تعاون کریں۔ ضلع کلکٹر وپین اٹنکر نے بھی موقع واردات کا معائنہ کرکے لوگوں سے پرامن رہنے کی اپیل کی۔ دوسری جانب ریاست کے چیف منسٹر دیویندر پھڑنویس نے بھی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ناگپور شہر میں پرامن ماحول برقرار رکھیں جو واقعہ پیش آیا اس کی مکمل تحقیقات کی جائے گی اور جو بھی لوگ خاطی ہوں گے ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔ مہاراشٹر کے اپوزیشن لیڈر وجے وڈٹی وار نے بھی ناگپور کی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ فی الحال امن وامان کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے کہا کے اورنگ زیب کے نام پر مہاراشٹرا کا ماحول جو لوگ بگاڑ رہے ہیں پولس اس کی تحقیقات کرکے ان کے خلاف سخت کاروائی کریں۔

معصوم روزہ دار محمد عبید کی حوصلہ افزائی

ناندیڑ، 17 مارچ (حیدر علی): دیوی نگر دیگلور ناکہ کے رہائشی محمد مجاہد کے فرزند محمد عبید نے محض چھ سال کی عمر میں اپنے زندگی کا پہلا روزہ رکھ کر ایمان وحوصلے کی مثال قائم کی۔ اس مبارک موقع پر ان کے اہل خانہ کی جانب سے ایک خصوصی دعوتِ افطار یعنی روزہ رکھائی کی تقریب منعقد کی گئی تھی جس میں عزیز واقارب اور دوست احباب نے شرکت کی۔ تقریب میں محمد عبید کی دادی عظیم النسا بیگم، نانی افسری بیگم، چچا محمد جاوید، محمد ماجد، ماموں معظم خان، مکرم خان سمیت دیگر افراد نے ان کی گل پوشی کی اور ان کے اس روحانی جذبے کو سراہا۔ اس کے علاوہ اس تقریب میں موجود تمام افراد نے کم سن محمد عبید کی ہمت اور جذبہ ایمانی کی تعریف کی اور ان کے حق میں نیک تمناؤں اور دعاؤں کا اظہار کیا۔

کار میں گیس بھرتے وقت لگی آگ سے دکانیں بھی جل گئی

دیگلور: ناندیڑ ضلع کے دیگلور میں بناڑی پھاٹہ کے پاس ایک اومنی کار میں گیس بھرتے وقت اچانک آگ لگ گئی جس کے بعد آگ نے وہاں پر موجود دکانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تفصیلات کے مطابق اومنی کار میں کار ڈرائیور وجئے یہ شام کے وقت بناڑی پھاٹہ پر گیس بھر رہا تھا۔ کار میں اچانک آگ لگ گئی آگ نے ایک چائے کی ہوٹل، آٹو موبائیل دکان، اور ایک مکان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

ضرورت ہے

ناندیڑ کے قدیم نیشنل آئی ٹی آئی میں ہر سال طلباء کے لیے ایڈمیشن کاروائی کے لیے ایک ماہر اور تجربہ کار ایڈمیشن کونسلر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنے تعلیمی اسناد کے ساتھ اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے اندرون چار یوم درخواستیں پرنسپل نیشنل آئی ٹی آئی مال ٹیکڑی روڈ نزد مال ٹیکڑی، فلائی اوور برج ناندیڑ پر روانہ کریں۔
نوٹ: تجربہ کار اور متعلقہ مضمون میں ماہر ڈگری یافتہ امیدوار کو ہی ترجیح دی جائے گی۔

محمد عبدالرحمن صدیقی ایڈوکیٹ
جنرل سیکریٹری نیشنل آئی ٹی آئی مال ٹیکڑی روڈ ناندیڑ۔

معروف ملی وسماجی کارکن عبدالرؤف خان لالہ کا انتقال، کوسہ قبرستان میں تدفین

ممبرا: قوم وملت کے سچے خادم، نڈر سماجی کارکن اور حق وانصاف کے بے باک سپاہی عبدالرؤف خان لالہ طویل علالت کے بعد 16 مارچ یعنی 15 رمضان المبارک کو انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ رات 10 بجے بعد نماز عشا و تراویح ممبرا کے تنور نگر واقع الاقصیٰ مسجد میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ان کے بڑے بھائی اکبر لالہ نے نماز جنازہ پڑھائی، اور ممبرا کے مختلف علاقوں سے لوگوں کا جم غفیر ان کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے امڈ آیا۔ ان کی تدفین میں شریک ہونے والے تمام لوگوں کی آنکھیں اشکبار اور دل مغموم تھا۔ وہ گردوں کے عارضے میں مبتلا تھے اور ہفتے میں تین بار ڈائیلیسز کرایا کرتے تھے۔ طبیعت زیادہ خراب ہونے پر انہیں اسپتال میں داخل کیا گیا، جہاں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہا ان کی عمر 58 برس تھی۔ ان کے انتقال کی خبر سنتے ہی ممبرا، ممبئی اور مہاراشٹر کے مختلف علاقوں میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی، اور عوام کی بڑی تعداد نے ان کے انتقال کو ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ عبدالرؤف لالہ جماعت اسلامی ہند سے وابستہ رہے اور اپنی تقاریر اور پراثر اندازِ گفتگو کے لیے معروف تھے۔ وہ صرف ایک مقرر ہی نہیں بلکہ عملی میدان کے مردِ مجاہد تھے، جو ہمیشہ قوم وملت کی فلاح وبہبود کے لیے سرگرم رہے۔ انہوں نے حق اور انصاف کی آواز بلند کرنے میں کبھی پس وپیش نہیں کی اور مظلوموں کی حمایت میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ عبدالرؤف لالہ کا انتقال رمضان المبارک کے عین درمیان ہوا، جو ایک عظیم سعادت ہے۔ یہ مہینہ رب العالمین کی رحمتوں، برکتوں اور مغفرت کا مہینہ ہے، اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ بندوں کو ہی عطا فرماتا ہے۔ ان کی جدوجہد، اخلاص اور بے لوث خدمات کو دیکھتے ہوئے عوام کا یہ پختہ یقین ہے کہ وہ اللہ کے محبوب بندوں میں شامل تھے، جنہیں رمضان المبارک میں دنیا سے رخصتی کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کی جرات مندی اور حق پرستی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے عشرت جہاں انکاؤنٹر کیس کو دوبارہ کھلوانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس انکاؤنٹر کو سازش اور منصوبہ بند قتل ثابت کرنے کے لیے انہوں نے دن رات محنت کی اور قانونی جنگ میں ہر ممکن مدد فراہم کی۔ وہ مظلوموں کی حمایت اور ظالموں کے خلاف سینہ سپر ہو جاتے۔ عبدالرؤف لالہ نہ صرف ممبرا بلکہ پورے مہاراشٹر میں ملی، سماجی اور قومی مسائل کے حل کے لیے بے خوف ہوکر کام کرنے والی ایک عظیم شخصیت تھے۔ گجرات فسادات کے دوران وہ سب سے پہلے امداد لے کر متاثرین تک پہنچنے والوں میں شامل تھے۔ جب لوگ خوف کے مارے گھروں میں قید تھے، وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ضرورت مندوں کی مدد کے لیے نکل کھڑے ہوتے۔ عبدالرؤف لالہ قسمت کا لونی ممبرا سے کارپوریٹر بھی رہ چکے تھے اور اپنے دور میں عوامی فلاح وبہبود کے کئی کام انجام دیے۔ انہوں نے ہمیشہ عوام کے مسائل حل کرنے کو ترجیح دی اور سیاست کو خدمت کا ذریعہ بنایا۔ ان کی تقریریں، ان کی حکمت عملی اور ان کی بے لوث خدمات نے انہیں ایک منفرد مقام عطا کیا تھا۔ وہ تنظیمی صلاحیتوں کے ماہر تھے اور ملی وسماجی مسائل حل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے۔ عبدالرؤف لالہ کے پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ان کے انتقال سے قوم وملت ایک سچے اور بے لوث خادم سے محروم ہوگئی۔ ان کی رحلت سے ملی، سماجی اور سیاسی میدان میں ایک خلا پیدا ہوگیا، جس کا پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

یمن میں حوثی باغیوں کے ٹھکانوں پر امریکہ کے فضائی حملے، 19 افراد ہلاک

صنعا: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہفتے کے روز بحیرہ احمر کی بحری جہاز پر حملوں کے جواب میں یمن کے ایرانی حمایت یافتہ حوثی باغیوں کے خلاف ایک بڑے فوجی آپریشن کا آغاز کیا جس میں کم از کم 19 افراد ہلاک ہوگئے۔ ٹرمپ نے خبردار کیا کہ اگر حوثی باغیوں نے حملے جاری رکھے تو ان کی حالت جہنم سے بھی بدتر ہوجائے گی۔ انہوں نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ وہ فوری طور پر حوثیوں کی حمایت بند کرے۔ ٹرمپ نے واضح کیا کہ اگر ایران نے امریکہ کو دھمکی دی تو امریکہ کوئی نرمی نہیں دکھائے گا۔ رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق ان حملوں کے بارے میں معلومات دینے والے ایک اہلکار نے کہا کہ شاید یہ حملے ہفتوں تک جاری رہ سکتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جنوری میں ٹرمپ کے صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد مشرق وسطیٰ میں امریکی فوج کی جانب سے کیا جانے والا یہ اب تک کا سب سے بڑا فوجی حملہ ہے۔ یہ حملے ایک ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب امریکہ تہران پر اقتصادی دباؤ بڑھا رہا ہے اور اسے اپنے جوہری پروگرام پر مذاکرات پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے سامنے آنے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے یمن میں حوثی باغیوں کے خلاف 'فیصلہ کن اور طاقتور' فضائی حملوں کا آغاز کر دیا ہے اور اس کی وجہ بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر مسلح گروہ کے حملے قرار دی گئی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایکس پر جاری اپنے ایک پیغام میں کہا کہ 'ایران کی مالی معاونت سے حوثی باغیوں نے امریکی طیاروں پر میزائل داغے اور ہمارے فوجیوں اور اتحادیوں کو نشانہ بنایا'۔ حوثی باغیوں کے زیر انتظام وزارت صحت کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں کم از کم 15 افراد ہلاک اور 9 زخمی ہوئے ہیں۔ غزہ میں اسرائیل اور حماس کی جنگ کے جواب میں بحیرہ احمر میں مال بردار بحری جہازوں کو نشانہ بنانے والے گروپ نے کہا ہے کہ وہ پوری طاقت سے امریکی فضائی حملوں کا جواب دیں گے۔ حوثی باغیوں نے سنیچر کی شام صنعا اور شمالی صوبے صعدہ میں سلسلہ وار دھماکوں کی اطلاع دی جو سعودی عرب کی سرحد پر باغیوں کا مضبوط گڑھ ہے۔ ایران کے حمایت یافتہ باغی گروہ جو اسرائیل کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں، صنعا اور یمن کے شمال مغرب پر کنٹرول رکھتے ہیں، لیکن یہ ملک کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت نہیں ہے۔ غیر مصدقہ تصاویر میں صنعا کے ہوائی اڈے کے علاقے میں کالے دھوئیں کے بادل دکھائی دے رہے ہیں۔ ایک بیان میں حوثی باغیوں نے یمن کے دارالحکومت صنعا کے رہائشی علاقوں کو نشانہ بنانے کے لیے امریکہ اور برطانیہ کو موردالزام ٹھہرایا ہے تاہم یہ سمجھا جاتا ہے کہ برطانیہ نے سنیچر کے روز حوثیوں کے ٹھکانوں پر امریکی حملوں میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن اس نے امریکہ کو معمول کی ایندھن بھرنے کی حمایت فراہم کی تھی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا کہ 'ان حملوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔' ان کا مزید کہنا تھا کہ 'جب تک ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کر لیتے ہم طاقت کا استعمال جاری رکھیں گے۔' حوثی باغیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ صرف اسرائیل، امریکہ یا برطانیہ سے تعلق رکھنے والے بحری جہازوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

دریاپور شہر کی مختلف مسائل کو حل کیا جائے، چیف آفیسر کو میمورنڈم

اکولہ: (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) کی جانب سے ایک وفد نے دریاپور نگر پریشد کے چیف آفیسر کو حال ہی میں مختلف مطالبات پر مشتمل میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم شہر صدر حسین اکبر عرف گڈو پٹیل اور تعلقہ صدر ڈاکٹر ابھے پاٹل گاونڈے کی قیادت میں پیش کیا گیا۔ اہم مطالبات مندرجہ ذیل ہیں گھریلو ٹیکس میں اضافی سود کو کم کیا جائے، بابلی میں بڑے پل سے گجانن مہاراج مندر تک سیمنٹ روڈ پر ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کی جائے، نالیوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے بیماریاں بڑھ رہی ہیں، فوری طور پر نکاسی آب کا بندوبست کیا جائے، دریاپور، بنوسہ اور بابلی علاقوں کی سڑکوں پر گڑھے پڑنے سے موٹر سائیکل حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے، انہیں فوری طور پر درست کیا جائے، میونسپل علاقے میں درختوں کے ارد گرد کنکریٹ ہٹا کر مٹی بھری جائے تاکہ درختوں کو نقصان نہ ہو، غیبی قبرستان میں بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں، ٹاٹا نگر بابلی علاقے میں سڑک، نالیاں اور دیگر شہری سہولیات مہیا کی جائیں، شہر میں اسٹریٹ لائٹس کی فوری تنصیب کی جائے۔ اس موقع پر راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار گروپ) کے سینئر رہنما ارون پاٹل گاونڈے، ضلع صدر انیل پاٹل جلمکر، تعلقہ صدر ڈاکٹر ابھے پاٹل گاونڈے، شہر صدر حسین اکبر عرف گڈو پٹیل، اسمبلی صدر اروند گھاٹے، جینت راؤ واکوڈے، وجے راؤ ہاوری، راجا بھاؤ ترال، باپو صاحب سابڑے، دیوانند ٹھاکرے، پرجول شیلکے، انکش گاونڈے، رام دھندر، انوج ہوتکے، راہول سانگولے، نمیت ہوتکے، سوربھ جلمکر، یوگیش ڈولس، ایکناتھ راؤ دیشمکھ، منا بھائی شیخ، ساجد بھائی، باسط بھائی اور دیگر پارٹی عہدیداران وکارکنان موجود تھے۔

کیا بجرنگ دل اور وی ایچ پی ظالم انگریزوں کے حامیوں کی یادگاریں گرانے کی ہمت کریں گے؟: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: مہاراشٹر میں مہایوتی حکومت کے طرزِ حکمرانی پر شدید تنقید کرتے ہوئے ریاستی کانگریس کے صدر ہریش وردھن سپکال نے کہا کہ موجودہ حکومت جس ظالمانہ طریقے سے حکومت کا نظام چلا رہی ہے، وہ انتہائی ناقص ہے۔ بیڑ کے ماساجوگ گاؤں میں سنتوش دیشمکھ کے وحشیانہ قتل، پونے کے سوارگیٹ عصمت دری کیس، ریاست میں کسانوں کی بڑھتی ہوئی خودکشی اور خواتین پر مظالم جیسے واقعات فڑنویس حکومت کے طرزِ حکمرانی کو اورنگزیب کے طرزِ حکومت سے مشابہ بناتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ موازنہ دو افراد کا نہیں بلکہ دو حکمرانوں کے طرزِ حکمرانی کا ہے، مگر بی جے پی رہنما اسے غلط رخ دے رہے ہیں اور خود ہی دیویندر فڑنویس کا موازنہ اورنگزیب سے کر رہے ہیں۔ گاندھی بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سپکال نے کہا کہ اورنگزیب پر بات کرنے سے آخر بی جے پی رہنماؤں کو تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہ تو انہوں نے دیویندر فڑنویس کا نام لیا اور نہ ہی نازیبا زبان استعمال کی، مگر پھر بھی بی جے پی رہنما نچلی سطح پر ان پر تنقیدیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ رتناگیری اور بیڑ میں سدبھاؤنا یاترا کے دوران بھی انہوں نے یہی سوالات اٹھائے تھے اور ریاست کے ناقص نظم ونسق کو اجاگر کیا تھا۔ بی جے پی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے سپکال نے کہا کہ فڑنویس حکومت کی تنقید سے مراٹھی شناخت کو کس طرح نقصان پہنچتا ہے؟ انہوں نے مزید استفسار کیا کہ جب چھترپتی شیواجی مہاراج اور سنبھاجی مہاراج کی توہین کی جاتی ہے، تو کیا وہ مراٹھی شناخت کے لیے نقصان دہ نہیں؟ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی رہنما ایسے معاملات پر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، جبکہ غیر ضروری معاملات کو اچھال کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے ماساجوگ کے سرپنچ سنتوش دیشمکھ کے قتل کے واقعے پر بھی بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ دیشمکھ بی جے پی کے بوتھ صدر تھے، مگر ان کے قتل کے بعد بی جے پی قیادت ان کے اہلِ خانہ سے تعزیت کے لیے بھی نہیں گئی۔

ناندیڑ واگھالہ میونسپل کارپوریشن اسکول نمبر ۱۲ حیدر باغ میں طالبات میں مفت سائیکل کی تقسیم

ناندیڑ: ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن کے پرائمری اور ہائی اسکول نمبر 12، حیدر باغ میں طالبات کو مفت سائیکل کی تقسیم کا ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس منصوبے کا مقصد طالبات کو تعلیم کے لیے سفر میں آسانی فراہم کرنا اور انہیں مزید خودمختار بنانا تھا۔ اس موقع پر بلدیہ عظمیٰ ناندیڑ کے محکمۂ تعلیم کے افسر جناب وینکٹیش چودھری نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ ان کے ساتھ جناب سندیپ لبھڑے اور جناب ڈھاوڑے بھی پروگرام میں موجود رہے۔ اسکول کے صدر مدرس جناب راجا پٹیل عبدالمطلب نے اس موقع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے طالبات کی حوصلہ افزائی کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے تعلیمی افسر جناب وینکٹیش چودھری نے کہا: "طالبات کی تعلیم میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ فاصلے کی وجہ سے کئی بچیاں تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں، لیکن مفت سائیکل کی تقسیم سے انہیں اسکول آنے میں آسانی ہوگی اور ان کا تعلیمی سفر بغیر کسی دشواری کے جاری رہے گا۔ امید ہے کہ تمام طالبات اپنی تعلیم پر توجہ دے کر ایک کامیاب مستقبل کی طرف گامزن ہوں گی۔" یہ فلاحی اقدام طالبات کے لیے نہ صرف ایک بڑی سہولت فراہم کرے گا بلکہ انہیں تعلیم کی راہ میں آگے بڑھنے کی ترغیب بھی دے گا۔ والدین اور طالبات نے اس اقدام پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی خوب پذیرائی کی۔ پروگرام کی نظامت نازیہ تبسم نے کی اور پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے اسکول کے اساتذہ نجبین بیگم وہ نیکہت پروین نے انتھک محنت کی۔

اپوزیشن کا ریلوے مسافروں کی حفاظت اور سہولیات بہتر بنانے کا مطالبہ

نئی دہلی: لوک سبھا میں وزارت ریلوے کے گرانٹ کے مطالبات پر بحث کے دوران اپوزیشن نے ٹرینوں میں بھیڑ کم کرنے اور مسافروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے اقدامات کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کی ورشا گائیکواڑ نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مسافروں کو جانوروں کی طرح سفر کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ ممبئی کی لوکل ٹرینوں میں شدید بھیڑ کے سبب مسافر کھڑے رہنے پر مجبور ہیں، جب کہ اسٹیشنوں پر ہجوم کی وجہ سے بھگدڑ جیسی صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ انہوں نے چند روز قبل نئی دہلی ریلوے اسٹیشن پر بھگدڑ کے واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکام نے متاثرین کی مدد کے بجائے واقعے کو چھپانے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ 140 کروڑ کی آبادی والے ملک میں صرف 13 ہزار ٹرینیں ہیں، جو ناکافی ہیں۔ ٹرینوں اور اسٹیشنوں پر جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے اور کوئی اس کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ محترمہ گائیکواڑ نے مال برداری سے ہونے والی آمدنی میں کمی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس پر سنجیدگی سے غور کرنے کا مشورہ دیا۔ ترنمول کانگریس کی شتابدی رائے نے کہا کہ حادثے کے بعد معاوضہ دینا کافی نہیں، بلکہ حادثات کو روکنے کے لیے اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ انہوں نے ریزرویشن کی طویل ویٹنگ لسٹ اور ٹکٹ منسوخی پر مسافروں سے زیادہ کٹوتی کیے جانے پر سوال اٹھایا۔ محترمہ رائے نے ریلوے کے وزیر سے درخواست کی کہ صرف وندے بھارت اور بلٹ ٹرینوں پر توجہ دینے کے بجائے عام مسافروں کی سہولتوں کو بھی بہتر بنایا جائے، خاص طور پر لوکل ٹرینوں میں بہتری لائی جائے تاکہ روزانہ سفر کرنے والے مسافروں کو سہولت مل سکے۔

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड
जा.क्र. मनपा/क्षे.का. 3 /नावपरि/1464/24-25
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड
दि. 13/03/2025

जाहिर प्रगटन

संचिका क्र. 290/क्षे.का.क्र.03/40/24-25
प्रकरण: नांव परिवर्तन करणे बाबत.
या जाहीर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की ~~श्री/~~ श्रीमती मोबीना अब्बास हुसैन रा. अलीभाई टॉवर, शिवाजीनगर नांदेड यांनी या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, सव्हे.नं.--पैकी सि.स.नं.4195 गाव नमुना सात दुकान नं.32 ज्याचा महानगरपालिका मा.क्र.1-25 (पीन नं.4020118061) ईकबाल अली रज्जब अली यांच्या नांवे असलेली मालमत्ता यांचेकडून अर्जदाराने विक्रीखत नं.1263 दि.31/01/2025 आधारे विकत घेतली आहे/~~वारसा--हक्काने--प्राप्त झालेली--आहे~~. तरी त्यांचे नांवे कर अकरणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे.
तरी या संबंधात काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. नसता वरील अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नावाने वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंद घेण्यात येईल.

चतु:सिमा:-
पुर्वेस :- करखेलीकर यांची दुकान आहे.
पश्चिमेस :- भंडारी यांची दुकान आहे
दक्षिणेस :- गोकुळनगर रोड आहे
उत्तरेस :- भांडावार यांचे दुकान आहे

स्वाक्षरीत
सहाय्यक आयुक्त,
क्षेत्रीय कार्यालय क्र.03, शिवाजीनगर
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

Akhil sevabhavi shikshan prasarak mandal, Nanded.
AL AZIZ INTERNATIONAL SCHOOL AND JUNIOR COLLEGE,
Chawalwala Complex, Near Quba Masjid, Degloor naka, Nanded.

● Wanted ●

High School

1) English M.A,English B.Ed. Post.1
2) Hindi M.A,Hindi B.Ed. Post.1
3) Marathi M.A,Marathi B.Ed. Post.1
4) Urdu M.A,Urdu B.Ed. Post.1
5) Math M.sc, Math. B.ed Post.1
6) Science M.sc B.Ed. Post.1
7) Social Science M.A History B.Ed. Post.1

Primary Section

1) English B.A D.ed Post:1
2) Hindi B.A D.ed Post:1
3)Marathi B.A,D.Ed Post: 1
5)Urdu B.A D.Ed Post:1
6)Math B.sc. D.ed Post:1
7)Science B.sc D.ed Post:1
8)Social science B.A D.ed 1
9)Montessory D.Ed Post:2
Date 19 20 22 march

Timing. 11:00 AM to. 2:00 PM
With resume and original documents
AL AZIZ INTERNATIONAL SCHOOL AND JUNIOR COLLEGE NANDED

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111

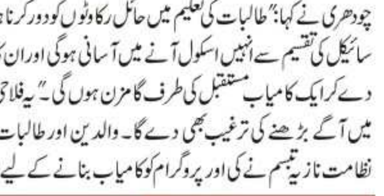

MUSKAN
JEWELLERS

مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر واونر: منتجب الدین منیر الدین نے روزنامہ "ناندیڑ ٹائمز" سمیع پرنٹرس نئی آبادی، مسجد کے پیچھے، ناندیڑ، مہاراشٹر ۴۳۱۶۰۲ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ "ناندیڑ ٹائمز" نئی آبادی مسجد کے پیچھے، ناندیڑ، مہاراشٹر ۴۳۱۶۰۲ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: منتجب الدین منیر الدین، موبائیل نمبر 9890145993, 9371994000
Printed, Published & Owned by Muntajibuddin Muneeruddin, Printed at Sami Printers, Nai Abadi, Behind Masjid, Nanded-(Maharashtra-431602) and Published at Nai Abadi, Behind Masjid, Nanded-(Maharashtra-431602)
Editor: Muntajibuddin Muneeruddin Phone/Fax: (02462) 255743 e-mail: nandedtimes@gmail.com, nandedtimes@yahoo.com